وھذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت
عليه ثم طرح في النار رواه مسلم یعنی تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ
شخص ہے جسکے پاس نہ روپیہ ہے نہ کچھ سامان فرمایا مفلس میری امت مین وہ شخص ہے جو
آویگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوۃ لیکر اور اوسنے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت زنا کی
لگائی ہوگی اور کسی کا مال خورد برد کرلیا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسیکو مار پیٹا ہوگا پھر
اوسکو اسکے حسنات دینگے اسی طرح دوسرے کو اسکی نیکیان دیجائینگی اگر وہ حسنات قبل حکم
اخیر کے فنا ہوجائینگے تو اونکی خطائین لیکر اس شخص پر ڈالدیجائینگی پھر اسکو آتش جہنم مین پھینکدینگے
اس حدیث مین دلیل ہے اس بات پر کہ حقوق عباد کا مواخذہ بہت سخت ہوگا کوئی یہ سمجھے کہ
نماز روزہ زکوۃ بجا لانے سے مطالبہ حقوق عباد کا نہوگا تو یہ اوسکی غلط فہمی ہے بلکہ عوض حقوق
ومظالم مذکور کے سارے حسنات اسکے مظلوم کو دیدئے جائینگے یہ تہیدست رہجائیگا اور اگر
حسنات باقی نرہے تو مظلومین واہل حقوق کے سیئات اسکے گلے باندھکر اسکو دوزخ مین ڈالدینگے
اسمین اشعار ہے طرف اسکے کہ حقوق عباد مین نہ عفو ہوگا نہ شفاعت ہوگی ہان اور بات ہے کہ
اللہ تعالی خصم کو راضی کردے ولہذا حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے من شر الناس منزلۃ یوم
القیامۃ عبد اذهب آخرته بدنیا غیره رواه ابن ماجہ یعنی سب سے بدتر درجہ مین دن
قیامت کے وہ بندہ ہوگا جسنے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے پیچھے برباد کردی حدیث سابق مین
تینون طرح کے حقوق کا ذکر فرمایا تھا یعنی جان مال آبرو اسلئے کہ ان تینون امر کا ایک ہی حکم ہے جیسے
کسی کا جان سے مار ڈالنا ہے ویسا ہی اوسکا مال چھین لینا ہے خواہ غصب سے لیا ہو یا چوری سے
یا فریب سے یا کسی اور طرح ایسا ہی اوسکی آبرو کا لینا ہے اور اس حدیث مین اطلاع فرمایا ہے کہ
حقوق مین غیر کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کا ضائع کرنا ہے عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے تھے الدواوین ثلثة دیوان لا یغفر اللہ الا شراك باللہ یقول اللہ عز وجل
ان اللہ لا یغفر ان یشرك به ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء ودیوان لا یترکه اللہ

ظلم العباد فیما بینھم حتی یقتص بعضھم من بعض ودیوان لا یعبأ اللہ بظلم العباد
فیما بینھم وبین اللہ فذلک الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء تجاوز عنہ
رواہ البیہقی فی شعب الایمان دیوان یعنی صحیفۂ اعمال تین طرح ہین ایک وہ ہے جسکو
ہرگز اللہ نہ بخشیگا وہ شرک باللہ ہے اللہ نے کہا ہے کہ اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور جو گناہ شرک سے
اوتر کر ہے وہ جسکو چاہیگا بخشدیگا دوسرا دیوان وہ ہے کہ جسکو اللہ ہرگز نہ چھوڑیگا وہ ظلم ہے
بندون کا آپس مین یہانتک کہ بعض کا قصاص بعض سے کریگا تیسرا دیوان وہ ہے جسکی اللہ کچھہ
پروا نہین کرتا ہے وہ ظلم ہے بندونکا درمیان اپنے اور اللہ کے اوسکا اختیار اللہ کو ہے
چاہے عذاب کرے چاہے درگذر فرمالے یہ حدیث دلیل صریح ہے اس بات پر کہ حقوق اللہ
معاف ہوسکتے ہین مگر حقوق عباد معاف نہونگے اونکا بدلا ظالم کو ضرور دیگا سو اکثر لوگ
اللہ کے حقوق تو کم ضائع کرتے ہین یعنی نماز روزہ زکوٰۃ حج بجالاتے ہین لکن حقوق عباد کی
کچھہ پروا نہین کرتے حالانکہ بڑے خوف کا مقام یہی حق العبد ہے پس اب ان حقوق عباد
کے ضائع ہونیسے حقوق خدا بھی کچھہ نفع بخش نہین ہوتی اسلئے کہ عوض حقوق کے وہ حسنات
مظلوم کو ملجائینگے یہ مفلس ہوجائیگا جب بالکل بے حسنات ہوگیا تو اب سوای جہنم کے کہین
ٹھکانا اوسکا باقی نرہا یہ حقوق انہین تین چیز سے متعلق ہین جان مال آبرو سو بہ نسبت جان
کے مظلمۂ مال بہت زیادہ واقع ہوا کرتا ہے دنیا سے امانت اوٹھگئی خیانت رہگئی مال جسطرح
ہاتھہ آتا ہے حرام خالص ہو یا مشتبہ اوسکے لینے مین کسیکو کچھہ دریغ نہین ہوتا بلکہ تحصیل
مال کے لئے ہزار مکر وحیلہ و فریب کرتے ہین اور آپکو عقلمند اور جسکا مال کہا جاتے ہین اسکو
بیوقوف سمجھتے ہین لکن قیامت مین یہی ظلمہ احمق ٹھیرینگے اور مظلوم اپنا حق لیکر عقلمند ہوجائیگا
اسمین کچھہ شک نہین ہے پھر جو شخص قتل واخذ مال بالباطل سے بچ جاتا ہے تو وہ آبروریزی
سے کسی طرح محفوظ نہین رہتا ضرور ہی کسی کو مارتا ہے کسیکو گالی دیتا ہے کسی پر تہمت لگاتا
ہے کسی پر افترا باندہتا ہے تو ایسا شخص اور قاتل اور حرامخوار گناہ مین برابر ہے اور جزا مین یکسان

کیونکہ اللہ نے ان تینون امر کا ایک حکم رکھا ہے بلا تفاوت اور یہ ہر سہ امر حق ہونے مین مساوی
یکدیگر ہین اور اللہ کسیکا حق ہرگز ضائع نکریگا حدیث علی مرتضیٰ مین فرمایا ہے ایاک ودعوۃ
المظلوم فانما یسال اللہ تعالیٰ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ رواہ البیہقی فی
شعب الایمان یعنی بچ تو دعای مظلوم سے کیونکہ اللہ ایسے حق کا تو فقط سوال ہی کریگا پہر چاہے
پکڑے یا چھوڑے مگر حقدار کو اوسکے حق سے منع نکریگا اوسکا حق ظالم سے ضرور ہی دلوایگا واسطے
حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیامۃ متفق علیہ یعنی ظلم دن قیامت
کے اندھیرا ہوگا ابو موسی کا لفظ مرفوعاً یہ ہے ان اللہ لیملی للظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ
متفق علیہ یعنی اللہ ظالم کو مہلت و تاخیر دیتا ہے یہانتک کہ جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پہر نہین
چھوڑتا یعنی دنیا مین بھی اوسپر بلا آجاتی ہے آخرت تو الگ رہی ؎

آتش سوزان نکند با سپند	آنچہ کند دود دل دردمند

کتاب و سنت ذم ظلم و اضاعت حقوق عباد سے لبریز ہین یہ گناہ جسقدر سخت و درشت ہے
اور جسقدر انجام اسکا بد ہے اوتنا ہی یہ نظر خلق مین سبک و آسان ہوگیا ہے اس زمانہ مین ایسے
لوگ کہ حقوق عباد علی الاطلاق ادا کرین خصوصاً حقوق والدین یا ازواج یا اولاد یا قرابت یا حقوق
اسلام کمیاب بلکہ نایاب ہوگئے ہین دنیا نام کے مسلمانون سے بہری ہوئی ہے لکن کام
کے مسلمان لاکھہ مین ہزار اور ہزار مین سو اور سو مین دس بہی میسر نہین آتے انا للہ +

فصل بیان مین آیات حقوق والدین کے

واذ اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا وذی القربی
والیتامی والمساکین وقولوا للناس حسنا واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ جب لیا ہمنے اقرار
بنی اسرائیل کا کہ بندگی کرو مگر اللہ کی اور مان باپ سے سلوک نیک اور قرابت والے سے اور یتیمون اور
محتاجون سے اور کہو لوگون سے نیک بات اور کہڑی رکہو نماز اور دیتے رہو زکوۃ ف آیت دلیل ہے

اس بات پر کہ یہ احکام انبیار سابق و امت گزشتہ مین فرض تہے اللہ نے احسان کرنے کو ساتہ والدین
کے ہمراہ اپنی عبادت و نماز و زکوٰۃ کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ احسان کرنا واجب ہے
م واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین
والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم
بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت اوسکے ساتہ کسیکو اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے اور
یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسایۂ قریب سے اور ہمسایۂ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے
اور مسافر سے اور اپنے ہاتہ کے مال سے ف موضح قرآن مین فرمایا ہے یعنی اول اللہ کا
حق ادا کرو پہر ماں باپ کا پہر ان سب کا درجہ بدرجہ ہمسایۂ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسایہ
اجنبی کا اوس سے نیچے برابر کا رفیق جو ایک کام مین ساتہ شریک ہو جیسے ایک اوستاد
کے دو شاگرد یا ایک خاوند کے دو نوکر پہر فرمایا کہ انکے حق ادا نکرنیوالا وہی ہے جسکے مزاج مین
تکبر و خود پسندی ہے کہ کسیکو اپنے برابر نہین سمجہتا انتہے مین کہتا ہون آیت دلیل ہے اس بات
پر کہ بعد اللہ کے حق کے سب سے مقدم حق ماں باپ کا ہے جسنے انکے حق کو ادا نکیا وہ کسیکے حق کو
ادا نکریگا م قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا
آؤ مین سناؤں وہ جو حرام کیا ہے تمپر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اوسکے ساتہ کسی چیز کو اور
ماں باپ سے نیکی ف اسجگہ احسان والدین کو ہمراہ عدم شرک کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا
کہ جسطرح شرک فی العبادۃ کرنا حرام ہے اسی طرح احسان کرنا ساتہ والدین کے فرض ہے م ربنا
اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب اے رب ہمارے بخش مجکو اور میرے ماں باپ
اور سب ایمان والوں کو جس دن کھڑا ہو حساب ف یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تہی
اس سے معلوم ہوا کہ دعای مغفرت کرنا واسطے ماں باپ کے سنت انبیار علیہم السلام ہے یہ دعا قبل
اسکے تہی کہ انکو اپنے باپ کا کافر ہونا معلوم ہو جب معلوم ہوا کہ وہ مشرک ہے تو بحکم خدا دعا
کرنیسے رک گئے گئی ایک حق ماں باپ کا اولاد پر یہ بہی ہے کہ اونکے لئے دعا بخشش کی کرتا رہے

یہ دعا مقدم ہے دعای دیگر مومنین پر حدیث مین آیا ہے او ولد صالح یدعو لہ ۵ وقضی
ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما
او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح
الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا حکم دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو
اوسکے سوا اور مان باپ سے بھلائی کبھی پہنچ جاوے تیرے سامنے بڑہاپے کو ایک یا دونون
تو نہ کہہ اونکو ہون اور نہ جھڑک اونکو اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندہے
عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ ای رب اونپر رحم کر جیسا پالا اونہون نے مجھکو چھوٹا سا ف
اس جگہہ بھی اللہ نے ذکر احسان وادب الدین کا بعد اپنی عبادت کے کیا ہے اسی طرح
ہر جگہہ انکے حق کو بعد اپنے حق کے جملہ حقوق خلق پر مقدم فرمایا ہے یہ دلیل ہے کمال شان
واہتمام پر ساتھہ حقوق مان باپ کے پھر یہانتک ادب سکھایا کہ والدین کے روبرو اف بھی
نکرے او اونکے ساتھہ کلام سخت کے پیش نآئے بلکہ نرم بات کرے اور عاجزانہ اور خاکسارانہ
برتاؤ رکھے اور اونکے لئے داعی رہے اور اس حکم کو بطور ایجاب کے فرمایا اب جو کوئی خلاف میں
حکم کے اونکے ساتھہ برتاؤ کریگا وہ اللہ کا نافرمان ہوگا اور مان باپ کا عاق اور اللہ جسطرح کہ
اپنی ترک عبادت پر اوس سے بازپرس فرمائیگا اسی طرح ترک احسان وبے ادبی والدین پر بھی
مواخذہ کریگا فتح البیان مین نیچے اس آیت کے کہا ہے کہ مراد لفظ قضی سے یہ ہے کہ اللہ
نے امر جزم وحکم قطع وحتم مبرم کیا ہے ابن عباس نے بجای قضی وصی پڑہا ہے قضی اسجگہہ بمعنی
اوجب ہے احسان سے مراد اسجگہہ بر ہے اسکو قرین عبادت واسطے اعلان تاکید حق کے کیا ہے
تاکہ مزید عنایت بحال والدین ثابت ہو اسیطرح دوسری آیت مین اپنے شکر کو ساتھہ شکر
والدین کے ملایا ہے پھر حالت کبر کو بالتخصیص ذکر کیا اسلئے کہ والدین اس حالت مین طرف ولد
کے زیادہ تر حاجتمند ہوتے ہین پھر یہ فرمایا کہ کسی حالت اجتماع وانفراد مین سامنے اونکے
دم نہ مارے حسین بن علی رضی عنہ نے مرفوعا کہا ہے او علم اللہ شیئا من العقوق ادنی من

ان لم صد اصمعی نے کہا استعملوہ فی کل ما یتاذون بہ ابن اعرابی نے کہا ان الاف الضجر
قتیبی نے کہا ذکرہ عند کل مکروہ لا یصل الیھم شوکانی رح نے کہا ہے وبھذا النھی
یفھم النھی عن سائر ما یوذیہم بفحوی الخطاب او لحنہ کما ھو مقرر فی الاصول انتہی
لفظ نہر بمعنی ضجر و غلظت ہے قول کریم سے مراد کلام نرم و لطیف جمیل سہل ہمراہ تادب و حیا و
احتشام کے ہے محمد بن زبیر نے کہا یعنی جب والدین پکارین تو لبیک سعدیک کہے بعض
کہا یا اماہ یا اباتاہ کہے نام و کنیت سے نہ پکارے خفض جناح سے مراد خضوع و تذلل ہے جسطرح
کہ غلام سامنے اپنے مالک تند خو کے خاکساری کرتا ہے پہر فرمایا کہ اونکے لئے دعا کرے یعنی
کو رات دن مین پانچ بار بہی ہو شوکانی رح فرماتے ہین ولقد بالغ سبحانہ فی التوصیۃ بالوالدین
مبالغۃ تقشعر لھا جلود اھل العقوق وتقف عندھا شعورھم حیث افتتحھا
بالامر بتوحیدہ وعبادتہ ثم شفعھا بالاحسان الی الوالدین ثم ضیق الامر فی مراعاتھما
حتی لم یرخص فی ادنی کلمۃ تنفلت من المتضجر مع موجبات الضجر ومع احوال لا یکاد
الانسان یصبر الانسان معہا وان یذل ویخضع لھما ثم ختمھا بالامر بالدعاء لھما
والترحم علیھما وھذہ خمسۃ اشیاء کلف الانسان بھا فی حق الوالدین وقد ورد فی
بر الوالدین احادیث کثیرۃ ثابتۃ فی الصحیحین وغیرھما وھی معروفۃ فی کتب الحدیث
انتہی ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین نیچے آیت باب کے لکہا ہے کہ قضا بمعنی امر و وصیت کے ہے اف
سے مراد یہ ہے کہ اونکو کوئی بری بات نہ سنائے یہانتک کہ تافیف بہی نکرے کہ یہ ادنی مراتب
قول سئی ہے اور نہر سے مراد یہ ہے کہ تجہسے کوئی فعل قبیح اونکے حق مین صادر نہو بلکہ قول
حسن و فعل حسن عمل مین آئے مراد قول کریم سے لین طیب حسن ہے ساتھہ تادب و توقیر و تعظیم
کے مراد خفض جناح سے تواضع ہے فعل مین اور مراد دعای رحمت سے دعا کرنا ہے اونکے کبر مین اور
بعد موت کے حدیث مقدام بن معدیکرب مین فرمایا ہے ان اللہ یوصیکم بابائکم ان اللہ یوصیکم
بامہاتکم ان اللہ یوصیکم بامہاتکم ان اللہ یوصیکم بامہاتکم ان اللہ یوصیکم بالاقرب فالاقرب اخرجہ احمد وابن ماجہ

یعنی ایکبار باپ کا ذکر کیا اور تین بار ماں کا۔ بریدہ سے کہا ایک مرد اپنی ماں کو اوٹھائے ہوئے
طواف کرتا تھا حضرت سے اوسنے پوچھا ہل ادیت حقہا فرمایا لا ولا بزفرۃ واحدۃ او کما قال
رواہ البزار ﴿ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاہداک لتشرک بی مالیس لک
بہ علم فلا تطعہما ﴾ ہمنے تقید کردیا انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلے رہنا اور اگر وہ تجھسے زور کرینا
کہ تو شریک کرے میرا جسکی تجھکو خبر نہین تو نہ مان کہنا اونکا ف اس آیت مین احسان
کرنیکو ساتھ ماں باپ کے اپنی وصیت ٹھیرایا ہے اس سے کمال درجہ کی تاکید بارۂ احسان
والدین ثابت ہوتی ہے احسان مین جملہ انواع و وجوہ نیکی کرنیکے داخل ہین انانجملہ ایک اطاعت
والدین ہے جملہ امور دینی و دنیاوی مین خواہ واجبات ہون یا مستحبات یا مباحات سوا شرک
کے کہ اگر ماں باپ ایسے امر کا حکم دین جسمین خدا کے ساتھ کسیکو شریک کرنا پڑتا ہو تو اوس کام مین
اونکی اطاعت اولاد پر واجب نہین ہے سوا شرک باللہ کے سب امور مین اونکی اطاعت بعد عبادت
خدا کے مقدم ہوتی ہے یہ فضیلت خاص اللہ نے واسطے ماں باپ کے مقرر رکھی ہے کوئی دوسرا شخص
والا اس مرتبہ مین شریک والدین کا نہین ہے ﴿ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وہنا
علی وہن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر وان جاہداک علی
ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا ﴾ ہمنے تقید
کیا انسان کو اوسکے ماں باپ کے واسطے پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تھک تھک کر اور
دودھ چھوڑنا ہے اوسکا دو برس مین کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے اور
ساتھ دے اونکا دنیا مین دستور سے ف سو موضح قرآن مین کہا ہے اللہ نے شرک سے پیچھے
اور سب نصیحتوں سے پہلے ماں باپ کا حق فرمایا کہ بعد اللہ کے حق کے ماں باپ کا حق ہے انتہیٰ
اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہمکو ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اور اونکے حکم کی بجا آوری کرنا اور اونکے
حق کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی وصیت ہے پھر خاص کر ماں کے حق کو اسلیے ذکر کیا اوسکی تکلیف
بہ نسبت باپ کے بابت حمل و فصال بہت زیادہ ہوتی ہے سو جسکی تکلیف زیادہ ہے اوسکا حق

بھی زیادہ سب سے پہر بعد اپنے شکر کے والدین کا شکر طلب کیا اور یہ ڈر دیا کہ اگر تم ادای حقوق و شکر والدین مین تقصیر کروگے تو تمکو میری ہی طرف پہر آنا ہے مین تمکو جزا سزا تمہاری تقصیر کی دونگا پہر شرک کو اس وصیت سے مستثنی کیا کہ سب امور مین اونکی اطاعت تمپر واجب و لازم ہے مگر ارتکاب شرک مین کہ اس بابت تم اونکی اطاعت نکرو لیکن اور امور دنیا مین اونکی اطاعت سے خارج نہو بلکہ مطابق دستور و معروف کے اونکا ساتہہ دو اونکو نہ چہوڑو ۸ قال یابنی انی اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری قال یاابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین کہا اے بیٹے مین دیکہتا ہون خواب مین کہ مین تجکو ذبح کرتا ہون پہر دیکہہ تو کیا دیکہتا ہے کہا اے باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہے پائیگا تو مجکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنیوالون مین **ف** یہ دلیل ہے اسپر کہ ماں باپ کی اطاعت سے کسی امر مین سرتابی نکرے اگرچہ جان جاوے یہ بات کہ بعد اللہ کے حق کے ماں باپ ہی کا حق سب حقوق پر مقدم ہے اس اطاعت اسمعیل علیہ السلام سے بخوبی ثابت ہوگئی وللہ الحمد یہ بہی معلوم ہوا کہ بیٹا اگرچہ پیغمبر ہو تب بہی اوسپر اطاعت باپ کی واجب ہے ولہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام بجز شرک کے سب امور مین اطاعت و ادب اپنے باپ کا نصب العین رکہتے تہے حالانکہ یہ پیغمبر تہے اور وہ مشرک تہا ۹ ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضاہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین ہمنے تقید کیا انسان کو اپنے ماں باپ سے بہلائی کرنیکا پیٹ مین رکہا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودہ چہوڑنا تیس مہینے مین ہے یہانتک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب میری قسمت مین کر کہ شکر کرون مین تیرے احسان کا جو مجہپر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو اور نیک دے مجکو اولاد

میری بیٹنے توبہ کی تیری طرف اور مین ہون حکم بردار **ف** موضح قرآن مین کہا ہے پیٹ مین رہنا
اور دودہ چھوٹنا تیس مہینے مین اگر لڑکا قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودہ چھوڑتا ہے اور نو مہینے
ہین حمل کے یہ آیت کسی کے حال کا بیان نہین ہے حضرت نے ماں باپ کے حق مین دعا مانگی
کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اونکے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے
یہ بات اور کسی صحابی کو نہین میسر ہوئی لکن باپ اوسوقت مسلمان نہین ہوا تو یہ بات فرضی ہے
یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے مین انتہے یہ آیت دلیل ہے اس باتپر کہ اللہ نے ہمکو یہ
وصیت کی ہے کہ ہم ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک رکھین وہ سلوک یہی ہے کہ سوای شرک وکفر
کے ہر امر مین اونکی اطاعت کرین پھر باشارۃ النص ماں کے حق کی زیادتی بیان فرمائی کہ اوسکی
تکلیف بنسبت باپ کے زیادہ ہے اسلئے استحقاق بھی ماں کا واسطے احسان کے زیادہ ہے
پھر اشارہ کیا اولاد سعادتمند وہ ہے جو اللہ کا شکر بجا لائے اور ماں باپ کی طرف کا بھی شکر ادا کرے
اس جگہہ سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جسکو دعا کرنا ہو وہ یہ دعا کرے جو اسجگہہ مذکور ہے ہ ادب اغفر لی
ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات ولا تزد الظالمین الا تبارا
ای رب معاف کر مجکو اور میرے باپ کو اور اوسکو جو آوے میرے گھر مین ایماندار ہوکر اور سب
ایمان والے مردون اور عورتون کو اور گنہگارون پر یہی بڑہتا رکھہ برباد ہونا **ف** یہ دعا
نوح علیہ السلام نے کی تہی معلوم ہوا کہ دعا کرنا واسطے ماں باپ کے سنت انبیا علیہم السلام ہے
پہلے انکے لئے دعا کرے پھر اور مومنین و مومنات کے لئے یعنی جسطرح کہ اللہ نے ماں باپ کو
بعد اپنے سب اہل حقوق پر ہر جگہہ مقدم رکھا ہے اسی طرح اولاد اونکو دعا واحسان واطاعت و
ادب مین بعد خدا کے سب پر مقدم رکھے پھر ظالمون پر بددعا کی اسمین اشارہ ہے طرف اس امر کے
کہ جو والدین کے لئے دعا نہین کرتا ہے اور اونکا حق نہین پہچانتا وہ ظالم ہے اور ظالم برباد ہونے
والا ہے انشاء اللہ تعالی

فصل بیان مین احادیث حقوق مادر و پدر کے

ابن مسعود کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز پڑہنا مینے کہا پہر کونسا عمل فرمایا نیکی کرنا ماں باپ سے مینے کہا پہر فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین رواہ البخاری ومسلم اس حدیث مین پہلے نماز کا ذکر کیا کیونکہ یہ اللہ کا حق ہے بندون پر پہر ماں باپ کے ساتھہ احسان ونیکی کرنیکا ذکر کیا معلوم ہوا کہ بعد اللہ کے حق کے سب سے مقدم ماں باپ کا حق ہے جسطرح کہ ترتیب نظم قرآنی مین بہی حق والدین کو سب حقوق پر مقدم ذکر کیا ہے بعد اپنے حق کے یہ اسلئے کہ جسطرح سب کا معبود ایک ہے اسی طرح ماں باپ ہر شخص کا ایک ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ واحد حقیقی ہے اور ماں یا باپ واحد مجازی ہین پس ایک بڑی مناسبت ہے ماں باپ کو ساتھہ خالق حقیقی کے اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے اِن کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھہ ملا کر ذکر کیا ہے تاکہ اولاد عظمت والدین کی اور تقدم اونکا سب اہل قرابت پر سمجہے پہر ذکر جہاد کا کیا یہ دلیل ہے اسبات پر کہ مرتبہ بر والدین کا فضیلت مین جہاد سے بڑہکر ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا ہے لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ یعنی بیٹا باپ کو کچھہ بدلا اوسکے حق کا ادا نہین کرسکتا مگر یہ کہ باپ کو کسی شخص کا غلام پائے اور مول لیکر اوسکو آزاد کردے یعنی ایک حق باپ کا یہی ہے کہ اوسکو ذلت رقیت سے نجات بخشے اگر ایسا اتفاق ہو ابن عمرو کہتے ہین ایک آدمی نے آکر حضرتؐ سے اذن جہاد کرنیکا چاہا فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہاں فرمایا ففیہما فجاہد یعنی تو اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ تیرا جہاد یہی ہے رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خدمت والدین کی مقدم ہے التماس فضیلت جہاد پر حالانکہ جہاد وہ عمل ہے کہ جسکے برابر کوئی عمل نہین ہے غازی مغفور ہوتا ہے اور شہید ماجور مگر والدین کی خدمت کرنا اس سے

بہی بڑہکر فضیلت رکہتا ہے ۴ دوسری روایت مسلم کی یون ہے کہ ایک آدمی پاس حضرت کے
آیا کہا مین آپسے بیعت کرتا ہون ہجرت وجہاد پر اللہ سے طالب اجر ہون فرمایا فہل من والدیک
احد حی تیرے مان باپ مین سے کوئی زندہ ہے کہا ہان دونون زندہ ہین فرمایا فتبتغی الاجر
من اللہ کیا تو اللہ سے طالب اجر کا ہے کہا ہان فرمایا فارجع الی والدیک فاحسن صحبتہما
یعنی پہر جا طرف اپنے مان باپ کے اور اچہی طرح اونکی خدمت کر اس جگہہ صحبت وخدمت والدین
کو ہجرت وجہاد دونون پر ترجیح وتقدیم دی ہے ۵ ابن عمرو نے رفعًا کہا ہے ایک آدمی پاس
حضرت کے آیا اوسنے کہا مین تمہارے پاس آیا ہون کہ ہجرت پر بیعت کرون اور اپنے مان باپ کو روتا
ہوا چہوڑ آیا ہون فرمایا ارجع الیہما فاضحکہما کما ابکیتہما رواہ ابوداؤد یعنی پہر جا
اور اونکو ہنسا جسطرح کہ تونے اونکو رلایا ہے معلوم ہوا کہ مان باپ کا حق اولاد پر بہ نسبت بعض
عبادات نافلہ کے مقدم تر ہے جیسے ہجرت ونحوہا ۶ ابوسعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد یمن
والون مین کا ہجرت کرکے پاس حضرت کے آیا آپنے فرمایا تیرا کوئی رشتہ دار یمن مین ہے اوسنے کہا
میرے مان باپ ہین پوچہا اونہون نے تجکو اجازت دیدی ہے کہا نہین فرمایا جا کر اونسے
اذن لے اگر وہ تجکو اذن دین تو تو جہاد کر ورنہ اونکے ساتہہ نیکی کر رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ
بجالانا عبادات نافلہ کا اذن والدین پر موقوف ہے پہر امور دنیا مین اونکا اذن حاصل کرنا بالاولی
معتبر ہوگا قال تعالی لن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی مین اس جگہہ سے نہ ہلونگا جب تک
کہ میرے باپ اجازت نہ دینگے یہ دلیل ہے اطاعت والد پر امور دنیا دی مین یہی حکم حق مین والدہ
کے بہی جاری ہے اسلئے کہ اوسکا حق بہ نسبت باپ کے سہ چند ہوتا ہے ۷ ابوہریرہ کہتے ہین
ایک مرد آیا اوسنے حضرت سے اذن جہاد کا چاہا فرمایا کیا تیرے مان باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا
ففیہما فجاہد رواہ مسلم وغیرہ یعنی تو اونہین کی خدمت بجالا یہی تیرا جہاد ہے گویا خادم
اپنے والدین کا حکم مین مجاہد وغازی کے ہوتا ہے اور خدمت مان باپ کی جہاد پر مقدم ہے ۸ انس
کہتے ہین ایک مرد آیا اور کہا مین جہاد کرنا چاہتا ہون لکن مجکو قدرت جہاد کرنے پر نہین ہے فرمایا تیرے

ماں باپ میں کوئی باقی ہے اوسنے کہا میری ماں ہے فرمایا فابتل اللہ فی برھا فاذا فعلت ذالک فانت حاج ومعتمر ومجاھد رواہ ابو یعلی والطبرانی فی الصغیر والاوسط و اسنادھما جید میمون بن نجیح وثقہ ابن حبان وبقیۃ رواتہ ثقات مشہورون یعنی اوسکے ساتھ نیکی کر یا سید جذاجب تو یہ کام کریگا تو حاجی اور عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنیوالا ہوگا اسجگہ بر والدین کو حج وعمرہ پر مقدم کیا ہے جس جگہہ دیکھو کوئی عمل صالح بعد ادای حق خدا ادای حقوق خدمت واطاعت وآداب والدین سے بڑھکر نہیں پایا جاتا یہ خدمت ماں باپ کی گویا ساری عبادتوں سے بڑھکر اجر رکہتی ہے اور اسمین کچہ شک نہیں ہے کہ جو مشقت حج وعمرہ وجہاد وہجرت مین ہوتی ہے وہ خدمت والدین میں نہیں ہوتی ہے مگر اجر تو اس خدمت کا عبادات مذکورہ سے بڑھکر ہے وہ بڑا بد نصیب ہے جو اس غنیمت باردہ کی قدر نجانے اور نعمت غیر مترقبہ کو ضائع کرے یہ ثواب کثیر فقط ایک ماں کی خدمت پر مترتب فرمایا پہر اگر باپ بہی موجود ہو اور اوسکی بہی خدمت بجالائے تو سمجھو کہ دونوں کی خدمت کرنے مین اجران اعمال کا بہی دو چند ہوجائیگا وللہ الحمد اور اگر اس اجر کو مقصور خدمت والدہ پر کہین اور حدیث کو مورد پر قصر کرین تو اس سے مزیت حقوق وخدمت والدہ کے والد پر سمجہی جاتی ہے واللہ اعلم یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جسکو قدرت حج وجہاد وغیرہا کی نہو اور وہ یہ چاہے کہ مجکو اجران عبادتوں کا ملے تو اوسکے حاصل کرنیکی یہ تدبیر ہے کہ وہ ماں باپ کی خدمت بجالائے وللہ الحمد ۹ طلحہ بن معاویہ سلمی نے کہا ہے مینے پاس حضرت کے آکر عرض کیا کہ اے رسول خدا مین ارادہ جہاد کا رکہتا ہون راہ خدا مین فرمایا امک حیۃ تیری ماں زندہ ہے مینے کہا ہان فرمایا الزم رجلیھا فثم الجنۃ رواہ الطبرانی یعنی نیچے اوسکے قدموں کے لگا رہ اوسکی جنت ہے مراد لزوم رجلین سے یہ ہے کہ سامنے ماں کے ذلیل وخوار وخدمت گذار رہا کہ تیری مغفرت اسی مین ہے اس حدیث مین بہی خدمت مادر کو جہاد پر تقدیم دیہی ہے ۱۰ ابو امامہ کہتے ہین ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدھما قال ھما جنتک

ونارك رواه ابن ماجہ یعنی ایک مرد نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ماں باپ
کا اولاد پر کیا ہے فرمایا وہ دونوں تیری بہشت و دوزخ ہین مطلب یہ ہے کہ اگر تو نے اونکا حق ادا
کیا اور اونکو راضی رکھا تو تجھے جنت ملیگی تو بخشا جائیگا اور اگر تو نے اونکا حق تلف کیا اور اونکو
ناراض رکھا تو تجھے دوزخ ملیگی تجکو عذاب ہوگا اس حکم مین ماں باپ دونون کو برابر و یکسان رکھا
۱۱ معاویہ بن جاہمہ کہتے ہین کہ جاہمہ نے پاس حضرت کے آکر کہا اے رسول خدا مین جہاد کرنا چاہتا
ہون اور آپکے پاس مشورہ لینے کو آیا ہون فرمایا تیری ماں ہے کہا ہاں فرمایا فالزمها فان الجنة
عند رجليها رواه ابن ماجہ والنسائی واللفظ له والحاكم وقال صحيح الاسناد یعنی ماں
کی خدمت کیا کر کیونکہ جنت نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے ہے و رواه الطبرانی باسناد
جيد ولفظه قال اتيت النبی صلعم استشيره فی الجهاد فقال النبی صلعم الك والدان
قلت نعم قال الزمها فان الجنة تحت ارجلهما اس روایت مین ماں باپ دونونکی خدمت
کرنیکا حکم دیا ہے اور دونون کے پیر قدم جنت کو بتایا ہے ۱۲ ایک شخص پاس ابو درداء کے آیا
اور کہا میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجکو یہ حکم کرتی ہے کہ مین اوسکو طلاق دیدون کہا مینے
حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك
الباب او احفظه رواه ابن ماجہ والترمذی واللفظ له وقال ربما قال سفيان
ابی قال الترمذی حديث صحيح یعنی باپ افضل دروازہ ہے منجملہ ابواب بہشت کے تو چاہے
اوسکو ضائع کر چاہے محفوظ رکھ سفیان نے اس روایت مین کبھی بجائے امی کے لفظ ابی کہا ہے
ابن حبان کا لفظ اس حدیث مین یون ہے کہ ایک آدمی پاس ابو الدرداء کے آیا اور کہا میرے باپ
میرے پیچھے پڑے رہا یہانتک کہ میرا بیاہ کر دیا اور اب وہ مجکو حکم کرتا ہے کہ مین اوسکو طلاق دیدون ابو الدرداء
نے کہا مین تجکو نہ یہ حکم دون کہ تو باپ کا عقوق کر اور نہ یہ کہون کہ تو اوسکو طلاق دیدے اتنی بات
ہے کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے والد اوسط ابواب جنت ہے تو اس باب کی محافظت کر اگر چاہے
یا چھوڑ دے عطا کہتے ہین مین گمان کرتا ہون کہ اوس شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیدی انتہی

مین کہتا ہون ایک روایت مین ذکر مان کا آیا ہے دوسری روایت مین ذکر باپ کا یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ وجوب حقوق و اطاعت مین مان باپ دونون کا ایک ہی حکم ہے مان طلاق دلاے
یا باپ بجا آوری اونکے حکم کی ضرور ہے ۱۴ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے نیچے ایک عورت
تھی مین اوسکو چاہتا تھا عمر رضی اللہ عنہ اوس سے ناخوش رہتے تھے مجھسے کہا کہ تو اوسکو طلاق
دیدے مینے نہ مانا عمر نے آکر حضرت سے کہا حضرت نے مجھسے فرمایا طلقہا تو اوسکو چھوڑ دے
رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ وقال الترمذی
حدیث حسن صحیح یہ حدیث دلیل واضح ہے اس بات پر کہ طلاق زن مین بیٹا اطاعت باپ کی کرے
یہی حکم بنسبت مان کے ہے کہ اگر وہ بہی طلاق دلوایا چاہے تو اوسکا حکم اوٹھا لے رہی بیٹی
سو طلاق اوسکی ہاتہہ مین اوسکے شوہر کے ہے نہ اوسکے ہاتہہ مین ہان اگر وہ خود مختار ہوتی تو بحکم والدین
طلاق لے سکتی تھی مگر یہ کہ خاوند اختیار طلاق کا اوسکے ہاتہہ مین دیدے کہ اس صورت مین اگر
باطاعت والدین تفریق کو اختیار کریگی تو یہ امر بر والدین مین داخل رہیگا ۱۵ انس بن مالک
کا لفظ رفعاً یہ ہے من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ ویزاد فی رزقہ فلیبر والدیہ ولیصل رحمہ
رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح وہو فی الصحیح باختصار ذکر البر یعنی جسکو
یہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر دراز ہو اور اوسکا رزق زیادہ ہو تو اوسکو چاہیے کہ مان باپ کے ساتہہ
نیکی وسلوک کرے اور صلہ رحم بجا لاوے یہ فائدہ بر والدین کا تو دنیا مین ہے کہ عمر طویل و رزق
وافر ہاتہہ آتا ہے اور آخرت مین جزا اوسکی جنت ہے اور اسکے خلاف مین جہنم متعین ہے ۱۵
معاذ بن انس رفعاً کہتے ہین من بر والدیہ طوبی لہ زاد اللہ فی عمرہ رواہ ابو یعلی والطبرانی
والحاکم والاصبہانی وقال الحاکم صحیح الاسناد یعنی جسنے نیکی کی ساتہہ مان باپ کے
اوسکو خوشی ہو اللہ اوسکی عمر دراز کرے طول حیات ایک ایسی چیز ہے جسکی تمنا ہر فرد بشر
رکہتا ہے لکن کسی شخص کے ہاتہہ مین تدبیر اس امر کی نہین ہے اللہ نے یہ تدبیر بتائی لکن اکثر
لوگ اسکی قدر نہین جانتے حالانکہ اہل علم وعمل کو تجربہ اس طول حیات کا اس تدبیر کے ساتہہ ہو چکا

۱۷ حدیث ابوہریرہ وین فرمایاہے تم پارسا رہو لوگونکی بی بیون سے پارسا رہینگی عورتین تمہاری نیکی کرو اپنے آبا رسے نیکی کرینگے تمسے ابنار تمہارے الحدیث رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے باپ سے نیکوکار رہتاہے تو اوسکی اولاد بہی اوسکے ساتھہ نیکی کرتی ہے وکاذالک ابن عمر کا لفظ ہے کہ حضرت نے فرمایا بروا آباءکم تبرکم ابنائکم وعفوا تعف نسائکم رواہ الطبرانی باسناد حسن ورواہ ایضاہو وغیرہ من حدیث عائشہ یعنی نیک رہو اپنے باپون سے کہ نیک رہین تمسے تمہارے بیٹے اور پارسائی کرو تم کہ پارسا رہین تمہاری عورتین یہ بات جو اس حدیث مین فرمائی ہے تجربہ مین آچکی ہے کہ جو کوئی والدین کے ساتھہ نیکی نہین کرتاہے غالبا اوسکی اولاد بہی اوسکے ساتھہ نیکوکار نہین ہوتی

۵ سالہا بر تو بگذرد کہ گذر	نکنی سوی تربت پدرت
تو بجای پدر چہ کردی خیر	تا ہمان چشم داری از پسرت

اسی طرح جو لوگ حرامکار عیاش ہوتے ہین اونکی عورتین بہی پرہیزگار نہین ہوتین وہ بہی حرام کرنے لگتی ہین ۱۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین رغم انفہ ثم رغم انفہ ثم رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر او احدہما ثم لم یدخل الجنۃ رواہ مسلم یعنی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی تین بار اسیطرح فرمایا پوچہا کسکی ناک خاک آلودہ ہو فرمایا جسنے اپنے مان باپ کو وقت بڑہاپے کے پایا ایک کو اون دونون مین سے پہر جنت مین نگیا یعنی ایسے وقت مین اونکی خدمت وطاعت اختیار کرکے جنت لینا آسان تہا لکن اپنی بدنصیبی سے محروم رہا معلوم ہوا کہ خدمت والدین سبب حصول جنت ہے ۱۹ حدیث طویل جابر بن سمرہ وین آیاہے کہ حضرت منبر پر چڑہے پہر تین بار کہا آمین آمین آمین پہر فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور کہا ای محمد من ادرک احد ابویہ فمات فدخل النار فابعدہ اللہ قل آمین فقلت آمین رواہ الطبرانی باسانید احدہا حسن یعنی جسنے پایا ایک کو مان باپ مین سے پہر وہ دوزخ مین گیا تو اللہ نے اوسکو دور

ڈالا کہ آمین میںنے آمین کہی مطلب یہ ہے کہ فقط مان کو یا باپ کو لکن وہ کام نکیا جس سے
وہ راضی رہتے اور جنت ملتی بلکہ اونکو ناخوش رکھا اور دوزخ مول لی تو ایسا شخص اللہ
کی جناب سے دور ہے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام کا آمین کہلاتا اور حضرت کا آمین کہنا
اس دعا پر دلیل واضح ہے اس بات پر کہ عاق والدین یقینا دوزخی ہوتا ہے ۞ ۱۴ ابوہریرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے من ادرک ابویہ او احدھما فلم یبرھما فدخل النار فابعدہ
اللہ قل آمین فقلت آمین رواہ ابن حبان فی صحیحہ اسمین صراحت ہے اس بات
کی کہ وہ دوزخ میں اسلیئے گیا اور اللہ سے دور جا پڑا کہ اوسنے مان باپ کے ساتھ نیکی نکی
مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ برائی کی یا نہ برائی کی اور نہ نیکی تو ان دونون صورت مین جنت
سے محروم رہا اور دوزخ مین داخل ہوا اسکو ابن حبان سنے حدیث حسن بن مالک بن حویرث
سے بھی روایت کیا ہے ۱۵ آخر حدیث کعب بن عجرہ مین مرفوعًا یون آیا ہے بعد من ادرک
ابویہ الکبر عندہ او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ قلت آمین رواہ الحاکم وغیرہ
ورواہ الطبرانی من حدیث ابن عباس نحوہ وفیہ من ادرک والدیہ او احدھما
فلم یبرھما دخل النار فابعدہ اللہ واسحقہ یعنی دور جا پڑا وہ شخص جسنے پایا اپنے
والدین کو یا ایک کو اون دو تومین سے بوڑہا پھر داخل نکیا اون دونون نے اوسکو بہشت
مین میںنے کہا آمین حضرت کا آمین کہنا دلیل ہے قبول پر اس دعا کے معلوم ہوا کہ بدسلوکی
کرنیوالا مان باپ سے دوزخ مین جائیگا نسبت ادخال جنت کے طرف ابوین کے دلیل ہے اسبات
پر کہ نیکی کرنا ساتھ اونکے منجملہ موجبات جنت کے ہے اونکی رضامندی اسکو بہشت مین لیجائیگی
اور عدم بر اونکا جہنم کی سیر کرائیگا اور ایسا شخص اللہ سے بعید اور آخرت مین ہالک ہوگا عیاذا باللہ
۱۶ حدیث مالک بن عمرو قشیری مین فرمایا ہے من ادرک احد ابویہ ثم لم یغفر لہ
فابعدہ اللہ وفی روایۃ فاسحقہ رواہ احمد من طرق احدھا حسن یعنی جسنے
پایا ایک کو مان باپ مین سے پھر وہ بخشا نگیا تو اللہ نے اوسکو دور ڈالا یعنی اپنی رحمت سے

اوراوسکو ہلاک کردیا پس جبکہ صرف ترک احسان پر یہ وعید شدید آئی ہے توپہر اوس ولد کا کیا حال
ہوگا جوکہ عوض احسان کے اسارت کرتی ہے اور بدلے آرام کے تکلیف پہنچاتی ہے اور نا
ناسزا ماں باپ کوستاتی ہے اور جس بات مین اون سے بحث کرنا نچاہئے اوس بات مین بے ادبی
سے پیش آتی ہے اور امور مباح وجائز پر معترض ہوتی ہے اور کچھہ پروا اونکی خوشی ناخوشی
کی بمقابلہ اپنی غرض نفسانی وامر باطل کے نہین کرتی ایسی اولاد بے شک وشبہ مستحق جہنم کی
ہوجاتی ہے ۳۴ حدیث طویل ابن عمر مین رفعاً متضمن قصہ اہل غار آیا ہے کہ تین آدمی
رات کو ایک غار مین شب باش ہوئے تھے اوس غار کے منہہ پر ایک پتہر پہاڑ سے آگرا منہہ
غار کا بند ہوگیا اونہون نے کہا اس پتہر سے نجات نہوگی مگر اسیطرح کہ اللہ سے اپنے اعمال حسنہ
کا ذکر کرکے دعا کرو ایک شخص نے اونمین سے کہا اللہم کان لی ابوان شیخان کبیران وکنت
لا اغبق قبلہما اھلا ولا مالا فنأی بی طلب شجرۃ یوما فلم ارح علیہما حتی ناما
فحلبت لہما غبوقہما فوجدتہما نائمین فکرھت ان اغبق قبلہما اھلا ومالا
فلبثت والقدح علی یدی انتظر استیقاظہما حتی برق الفجر فاستیقظا فشربا
غبوقہما اللہم ان کنت فعلت ذلک ابتغاء وجہک ففرج عنا ما نحن فیہ من
ھذہ الصخرۃ فانفرجت شیئا لا یستطیعون الخروج الحدیث رواہ الشیخان
یعنی اوس شخص کے ماں باپ سوگئے تھے یہ ساری رات پیالہ دودہ کا لئے ہوئے اونکے جاگنے
کا انتظار کرتا رہا نہ آپ پیا اور نہ اپنے اہل ومال کو پلایا اس عمل صالح کے یاد دلانے پر اللہ
نے اوس پتہر کو کسی قدر لب غار سے سرکا دیا یہ حدیث کئی طرق والفاظ سے آئی ہے اسمین
دلیل ہے اسبات پر کہ نیکی کرنا اور خدمت بجالانا ماں باپ کا موجب دفع عذاب وحصول نجات
کا ہوتا ہے پہر جبکہ یہ بر یہاں دنیا مین نفع کرتا ہے تو آخرت مین بالاولی نافع ومنجی ہوگا وسندکہ

فصل بیان مین احادیث کے جو متعلق حقوق و عقوق والدین کے

ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی
قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوك رواہ البخاری و مسلم یعنی بڑا
حقدار لوگو نمین ساتھہ اچھے برتاؤ کے کون ہے فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیری مان کہا پھر
کون فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیرا باپ یہ حدیث دلیل روشن ہے اس بات پر کہ حق
خدمت و صحبت مادر کا بہ نسبت پدر کے سہ چند ہوتا ہے وفی روایۃ اخری قال امك ثم
امك ثم اباك ثم ادناك فادناك ھذا لفظھما وزاد مسلم فقال نعم وابیك
لتنبأن اس روایت مین بھی مان کو دوبارا اور باپ کو بار چہارم مین ذکر کیا ہے پھر اقرب
فالاقرب کو فرمایا پھر ارشاد کیا کہ تجھے خبر اس حال کی معلوم ہوجائیگی یعنی یہ حال کہ انجام حقوق
وعقوق والدین کا کیا ہوتا ہے ۔ اسماء بنت ابی بکر کہتی ہین کہ میری مان آئی وہ مشرکہ تھی
مینے حضرت سے استفتا کیا کہ میری مان آئی ہے اور وہ راغب ہے کیا مین اوسکے ساتھہ
صلۂ رحم کرون فرمایا نعم صلی امك یعنی ہان اوسکے ساتھہ سلوک کر رواہ الشیخان
وابوداؤد ولفظہ قالت قدمت علیّ امی راغبۃ فی عھد قریش وھی راغمۃ
مشرکۃ فقلت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغمۃ مشرکۃ افاصلھا
قال نعم صلیھا منذری نے کہا راغبۃ ای طامعۃ فیما عندی تسألنی الاحسان
الیھا راغمۃ ای کارھۃ للاسلام یہ صریح دلیل ہے اس بات پر کہ اگرچہ مان باپ مشرک ہون
لیکن اونکے ساتھہ احسان و سلوک کرنا داخل صلۂ رحم ہے اونکا کفر و شرک اونکی عزت و آبرو
و برسے مانع نہین ہے ۔ ابن عمر نے رفوًا کہا ہے رضا اللہ فی رضا الوالد وسخط اللہ فی
سخط الوالد رواہ الترمذی ورجح وقفہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال
صحیح علی شرط مسلم یعنی رضامندی اللہ کی باپ کی رضامندی مین ہے اور خفگی اللہ کی

باپ کی خفگی مین اکثر حدیثین جو بیان مین حقوق والدین کے آئی ہین اونمین اسلام کو شرط نہین
کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق مان باپ کے دونون حالت مین اسلام ہو یا کفر
ثابت ہین فقط طاعت مان باپ کی شرک مین نہین ہے جسطرح کہ قرآن پاک مین آچکا ہے
باقی سب امور مین طاعت والدین کی واجب ہے ۴ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے طاعة
الله طاعة الوالد ومعصية الله معصية الوالد رواه الطبرانی یعنی اللہ کی طاعت
باپ کی طاعت مین اور اللہ کی معصیت باپ کی معصیت مین ہے یہی حکم طاعت و معصیت
والدہ کا ہے کیونکہ اکثر آیات واحادیث مین مان باپ دونون کو بمقدمہ حقوق یکجا ذکر کیا ہے
کچھ تفرقہ نہین فرمایا پھر جس صورت مین کہ حق مان کا باپ سے سہ چند ہوتا ہے تو جو بات
واسطے والد کے ثابت ہوگی وہ واسطے والدہ کے بالاولی ثابت ہے اور مادۂ اشتقاق بھی
لغۃ اسکو مقتضی ہے واللہ اعلم ۵ ابن عمر یا ابن عمرو کا لفظ رفعاً یہ ہے رضا الرب تبارک
وتعالی فی رضا الوالدین وسخط اللہ تبارک وتعالی فی سخط الوالدین رواہ البزار
یعنی رضامندی رب کی مان باپ کی رضامندی مین ہے اور ناخوشی اللہ کی مان باپ کی ناخوشی
مین ہے جس سے والدین راضی ہین اللہ بھی اوس سے راضی ہے اور جس سے وہ خفا ہین
اللہ بھی اوس سے خفا ہے ۶ ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا مینے ایک بڑا
گناہ کیا ہے میرے لئے توبہ ہے فرمایا تیری مان ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا
اوسکے ساتھ نیکی کر رواہ الترمذی واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم الا انہما قالا
ھل لک والدان بالتثنیة وقال الحاکم صحیح علی شرطھما جب خالہ کے ساتھ جو مان
کی بہن ہوتی ہے احسان ونیکی کرنا سبب مغفرت گناہ عظیم کا ہے تو مان کے ساتھ احسان
کرنے مین بالاولی کبائر ذنوب بخشے جاوینگے اسمین کچھ شک نہین ہے ۷ مالک بن ربیعہ ساعدی
کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک مرد بنی سلمہ کا آیا اور کہا اے رسول خدا
ھل بقی من بر ابوی شیء ابرھما بہ بعد موتھما قال نعم الصلوة علیھما والاستغفار لھما

وانفاذ عہدہما من بعدہما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بہما واکرام صدیقہما
رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ وزاد فی آخرہ قال الرجل ما اکثر ہذا
یارسول اللہ واطیبہ قال فاعمل بہ یعنی ماں باپ کے ساتھہ احسان ونیکی کرنے میں
سے کچھہ باقی ہے بعد اونکی موت کے فرمایا ہاں دعا کرنا اونکے لئے اور استغفار کرنا اور اونکے
عہد کو جاری کرنا اور صلہ کرنا اوس رحم کا جو اونکے سبب سے ہو اور اکرام کرنا اونکے صدیق یعنی
دوستدار کا اوسنے کہا یہ تو بہت کچھہ ہوا اور بہت اچھا ہوا فرمایا تو اوسپر عمل کر اس حدیث میں
حضرت نے منجملہ حقوق مابعد الموت کے پانچ حق بیان فرمائے اور حکم دیا کہ انپر عمل کرنا چاہئے
اب وہ زمانہ ہے کہ کوئی شخص الا ماشاء اللہ ماں باپ زندہ کا حق بھی اونکی زندگی میں ادا نہیں
کرتا ہے پہر بعد اونکی موت کے کون کسکو پوچھتا ہے ان حقوق کو وہی شخص بجا لائیگا جو
سعید ازلی ہے ۸ عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر کو ایک اعرابی یعنی گنوار مکہ کی راہ
میں ملا ابن عمر نے اوسکو سلام کیا اور اپنے گدہے پر سوار کر لیا جسپر وہ خود سوار ہوتے تھے
اور اپنا عمامہ اوسکو دیا ابن دینار نے کہا ہمنے کہا اصلحک اللہ یہ لوگ اعراب ہیں تھوڑی
سی چیز میں خوش ہو جاتے ہیں کہا ان ابا ہذا کان ودا لعمر بن الخطاب یعنی اسکا باپ
عمر کا دوست تہا اور مینے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ان ابر البر صلۃ الولد اہل
ود ابیہ رواہ مسلم یعنی بڑی نیکی یہ ہے کہ باپ کے دوستوں سے صلہ کرے اس جگہہ
دیکھو کہ وہ گنوار خود دوست عمر بھی نہ تہا بلکہ اوسکا باپ عمر کا دوست تہا مگر ابن عمر نے اپنے
باپ کے دوست کے بیٹے کے ساتھہ یہ سلوک کیا سلف صالح اسی طریق پر تھے

جوانان سعادت مند پند پیر دانا را		نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند

۹ ابو بردہ کہتے ہیں میں مدینہ میں آیا ابن عمر میرے پاس آئے اور کہا تو جانتا ہے کہ میں
تیرے پاس کیوں آیا ہوں مینے کہا نہیں کہا مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے من
احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ وانہ کان بین ابی عمر وبین ابیک

اخاء ودّ ناحب ہ۔ ان اصل ذلک رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی جو شخص یہ بات دوست رکھے کہ باپ کو صلہ اوسکی قبر مین کرے وہ باپ کے برادران دینی کے ساتھ صلہ کرے میرے باپ عمر اور تیرے باپ کے درمیان برادری و دوستی تھی میں نے چاہا کہ میں وہ صلہ کرون

فصل بیان مین احادیث عقوق والدین کے

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات ومنعا وھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال رواہ البخاری وغیرہ یعنی اللہ نے حرام کیا ہے تمپر ماؤن کی نافرمانی کو اور بخل وطمع کو اور مکروہ رکھا ہے واسطے تمہارے بکواس کو اور بہیک مانگنے کو اور مال ضائع کرنے کو اس حدیث مین عقوق اور ماؤن کا ذکر کیا ہی یہی حکم باپ کے عقوق کا ہے ماں کا ذکر بالخصوص اسلئے کیا ہے کہ ماں کا حق بہت زیادہ ہے اور ماں ذراسی نافرمانی پر سخت تکلیف پاتی ہے اسلئے اوسکے عقوق سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ حدیث ابو بکرہ مین فرمایا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین الحدیث رواہ البخاری ومسلم والترمذی یعنی کیا خبر نہ دون تمکو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کی تین بار اسی طرح کہا ہمنے کہا ہان فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنا ماں باپ کی اسجگہ ماں باپ کے عقوق کو ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ گناہ بہت ہی بڑا ہے اللہ کی نافرمانی کرنا شرک ہوتا ہے اوسکی نافرمانی یہی ہے کہ سوا اوسکے کسی دوسرے کی عبادت کرے ماں باپ کی نافرمانی عقوق ہوتی ہے کہ اونکی اطاعت سے سرتابی کرے انکو رنج و تکلیف پہنچاوے اسلئے یہ برابر ہوا دونون گناہ کی سزا جہنم ہے عیاذاً باللہ۔ عبد اللہ بن عمرو کہ لفظ نقل کیے ہیں الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری یعنی کبائر یہ ہین کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرے ماں باپ

کی نافرمانی کرے کسی جان کو قتل کرے جھوٹی قسم کھائے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے عقوق گناہ کبیرہ ہے اور گناہ مین قتل کرنے سے بھی بڑھ کر ہے ترتیب ذکر کی اسیکو مقتضی ہے ۴ انس کہتے ہین حضرت نے ذکر کبائر کا کیا پھر فرمایا الشرک باللہ و عقوق الوالدین الحدیث رواہ الشیخان والترمذی یعنی شرک و عقوق کبائر معاصی ہین ع عقوق کو ہر جگہہ ہمراہ شرک کے ذکر کرنا دلیل واضح ہے اس گناہ کے اکبر کبائر ہونے پر گویا عاق برابر مشرک کے ہوتا ہے اسلئے کہ وہ واحد حقیقی کا نافرمان ہے اور یہ واحد مجازی کا نافرمان ۵ حضرت نے ایک خط اہل یمن کو لکھا تھا اور ہمراہ عمرو بن حزم کے بھیجا تھا اوسمین یہ لکھا تھا کہ ان اکبر الکبائر عند اللہ یوم القیامۃ الاشراک باللہ وعقوق الوالدین الحدیث رواہ ابن حبان یعنی سب سے بڑا گناہ کبیرہ نزدیک اللہ کے دن قیامت کو یہی شرک کرنا ساتھہ اللہ کے اور نافرمانی کرنا ماں باپ کی ہے ۶ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے ثلاثۃ لا ینظر اللہ الیہم یوم القیامۃ العاق لوالدیہ ومدمن الخمر والمنان عطاءہ وثلثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث والرجلۃ رواہ النسائی والبزار واللفظ لہ باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ ابن حبان فی صحیحہ بشطرہ الاول یعنی تین شخص ہین جنکی طرف دن قیامت کے اللہ تعالی نظر نکریگا ایک نافرمان ماں باپ کا دوسرے دائم الخمر تیسرے دیکر احسان رکھنے والا اور تین شخص ہین جو جنت مین نجائینگے ایک عاق ماں باپ کا دوسرے دیوث تیسرے عورت مردانہ وضع منذری نے کہا الدیوث بتشدید الیاء ھو الذی یقر اھلہ علی الزنا مع علمہ بھم والرجلۃ بفتح الراء وکسر الجیم ھی المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال یعنی دیوث وہ مرد ہے جو اپنی اہلخانہ کو زنا کرنے دے اور اوسکے حال سے واقف ہو اور رجلہ وہ عورت ہے جو مشابہ مردون کے بنے ۷ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے ثلاثۃ حرم اللہ تعالی علیہم الجنۃ مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر الخبث فی اھلہ رواہ احمد واللفظ لہ والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی تین شخص ہین کہ حرام کیا ہے اللہ نے

اونپر جنت کو ایک شرابخوار دائمی دوسرا عاق تیسرا دیوث جو اپنی جورو کو زنا پر برقرار رکھتا ہے
ہوگا۔ تامل کی ہے کہ عاق کو کسکے ساتھ اسجگہ شامل کیا ہے اور انجام عاق کا کیا بتایا ہے کہ
بہشت اوسپر حرام ہے [٨] ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے یراح ریح الجنۃ من مسیرۃ
خمسمایۃ ولا یجد ریحہا منان بعملہ ولا عاق ولا مدمن خمر رواہ الطبرانی الصغیر
اسکو منذری نے بلفظ روی روایت کیا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے کہ جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے
آتی ہے لیکن یہ ہوا احسان رکھنے والا اپنے عمل سے اور عاق یعنی نافرمان ماں باپ کا اور دائم الخمر
نپاویگا گویا عاق جنت سے پانسو برس کی راہ تک دور ہوگا اوسکو بہشت کی ہوا تک نہ لگیگی چہ جائیکہ
[٩] ابوامامہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے ثلاثۃ لا یقبل اللہ عزوجل منہم صرفا ولا عدلا عاق
ومنان ومکذب بقدر رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ باسناد حسن
تین شخص ہین کہ قبول نہین کرتا اللہ اونسے فرض اور نہ نفل ایک عاق دوسرا منان تیسرا جھٹلانے
والا تقدیر کا یہ وعید نہایت شدید ہے حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عاق کی کوئی عبادت بھی
قبول نہین ہوتی ہے جبتک کہ توبہ نکرے اور باز نہ آوے [١٠] ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے اربع
حق علی اللہ ان لا یدخلہم الجنۃ ولا یذیقہم نعیمہا مدمن الخمر واکل الربا
واکل مال الیتیم بغیر حق والعاق لوالدیہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی
چار شخص ہین حق ہے اللہ پر کہ داخل نکرے اونکو بہشت مین اور نہ چکھاوے اونکو مزہ اوسکے آرام
کا ایک وہ شخص جو شراب پیا کرتا ہے دوسرا وہ شخص جو سود کہاتا ہے تیسرا وہ شخص جو ناحق مال
یتیم کا کہاتا ہے چوتہا وہ شخص جو نافرمانی کرتا ہے اپنے ماں باپ کی گویا ان چار قسم کے لوگون کا
جنت مین نہ جانا اللہ نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے یعنی اگر بےتوبہ و بے عفو صاحب حق کے
مرجاوینگے عقوق عباد مین بہ نسبت حقوق خدا کے اسیطرح کی وعید شدید ہر جگہ قرآن و حدیث
مین آئی ہے لیکن اکثر لوگ نہین ڈرتے [١١] ثوبان سے رفعاً مروی ہے ثلاثۃ لا ینفع
معہن عمل الشرک باللہ وعقوق الوالدین والفرار من الزحف رواہ الطبرانی

نی الکبایر مین جنہین ہین کہ نفع نہین کرتا ہمراہ اونکے کوئی عمل ایک شرک کرنا ساتھ اللہ کے
دوسرے نافرمانی کرنا مان باپ کی تیسرا بہاگنا جہاد سے اسجگہ عقوق کو پہر ہمراہ شرک کے ذکر
کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انجام ان دونون امر کا ایک ہے کہ اگر سارے اعمال صالحہ بجالایا ہے
مگر شرک بہی کرتا ہے تو وہ سب عمل بیکار گئے اسی طرح عقوق کے ہوتے عاق کو اوسکے
اعمال صالحہ کچہ فائدہ نہین دیتے ۱۲ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے منجملہ کبایر کے ایک گالی
دینا ہے مرد کا اپنے مان باپ کو کہا ای رسول خدا کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بہی دشنام دیتا
فرمایا ہان کسیکے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو دیتا ہے کسیکی مان کو گالی دیتا ہے وہ اسکی
مان کو گالی دیتا ہے رواہ الشیخان وابو داؤد والترمذی مین کہتا ہون یہ گالی دینا تو
گویا بالواسطہ ہے اس زمانہ مین ایسے لوگ بہی ہین کہ خود بلاواسطہ مان باپ کو برا کہتے ہین اور
گالی دیتے ہین اور بد دعا کرتے ہین اس فعل کا گناہ اوس فعل سابق سے بہی بڑہکر ہوتا ہے
دشنام دینا مان باپ کو اس حدیث سے منجملہ کبایر عقوق کے ثابت ہوا و لہذا اس حدیث
کو اہل حدیث نے باب عقوق مین ذکر کیا ہے ۱۳ ایک روایت بخاری و مسلم کی یہ ہے
ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ وکیف یلعن الرجل
والدیہ قال یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ یعنی گالی دینا کسیکے
مان باپ کو کہ وہ اسکے مان باپ کو اوسکے عوض مین گالی دے اکبر کبائر ہے ایسی حرکت کرنیوالا
عاق ہوتا ہے ۱۴ عمرو بن مرہ جہنی کہتے ہین ایک شخص نے آکر کہا ای رسول خدا مینے اسبات کی
گواہی دی ہے کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور نماز پنجگانہ پڑہے اور زکوٰۃ
دی ہے اور روزہ رکہا ہے فرمایا من مات علی ھذا کان مع النبیین والصدیقین
والشہداء یوم القیامۃ ھکذا ونصب اصبعیہ ما لم یعق والدیہ یعنی ایسا شخص
دن قیامت کے ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا پہر دو انگلیان کہڑی کر
فرمایا یہ بات جب ہوگی کہ مان باپ کا عاق نہوگا یعنی ہمراہ عقوق کے یہ سارے اعمال صالحہ

جو فرائض واجب ہین اور بعضے آدمی مسلمان ٹھیرتا ہے برباد ہوجاتے ہین کچھ نفع ان حسنات
کا اوسکو وہان حاصل نہوگا رواہ احمد والطبرانی باسنادین احدھما صحیح ورواہ
ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیہما باختصار ۵ حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ
حضرت نے مجکو دس کلمات کی وصیت فرمائی کہا لاتشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت
ولاتعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک الحدیث رواہ
احمد وغیرہ یعنی شریک نہ کر ساتھ اللہ کے کسی شئے کو اگرچہ تو قتل کیا جائے یا آگ مین
جلایا جائے اور نافرمانی دعقوق نکر مان باپ کا اگرچہ وہ تجکو حکم دین کہ تو اپنے اہل ومال کو
چھوڑدے معلوم ہوا کہ مان باپ کو اولاد پر سب طرح کی حکمرانی کا مرتبہ حاصل ہے وہ کسی طرح کی
تکلیف دین اسکو اوٹھانا چاہیے کسی حال مین بھی اونسے روگردان اور سرتاب نہو یہ نہایت
درجہ اطاعت کا ہے جبکا صریح حکم اس حدیث مین دیا ہے ۶ حدیث جابر بن عبداللہ مین
فرمایا ایاکم وعقوق الوالدین فان ریح الجنۃ یوجد من مسیرۃ الف عام ولایجد
عاق الحدیث رواہ الطبرانی فی الاوسط یعنی بچو تم عقوق والدین سے جنت کی بو
ہزار برس کی راہ سے آتی ہے مگر عاق اوسکو نپائیگا یعنی وہ جنت سے ہزار سال راہ پر دور رہیگا
۷ ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لعنت کی ہے اللہ نے سات شخصوں پر سات آسمانون کے
اوپر سے اور ہر ایک پر اونمین سے تین تین بار لعنت کی ہے وہ لعنت اونکو کفایت کرتی ہے
منجملہ اونکے ایک عاق والدین ہے رواہ الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد یہ وعید
نہایت شدید ہے اللہ تعالی ہر مسلمان کو اس لعنت سے بچائے ۸ حدیث ابن عباس مین فرمایا
ہے لعن اللہ من سب والدیہ الحدیث رواہ ابن حبان فی صحیحہ لعنت
کرے اللہ اوسپر جو گالی دے اپنے مان باپ کو گالی دینے مین ہر قسم کی اونکی برائی کرنا اور طعن کرنا
یا کوسنا داخل ہے ۹ ابوبکرہ رفعہ کہتے ہین کل الذنوب یوخر اللہ منہا ماشاء الی یوم
القیامۃ الاعقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیاۃ قبل الممات رواہ الحاکم

والاصبہانی وقال الحاکم صحیح الاسناد یعنی جتنے گناہ ہین اونمین سے جس گناہ کو اللہ
چاہتا ہے قیامت تک تاخیر فرماتا ہے مگر نافرمانی مان باپ کی کہ عاق کے لئے اللہ زندگی
مین قبل مرنے کے شتابی کرتا ہے اس حدیث سے وعید شدید عقوق پر ثابت ہوئی اور معلوم
ہوا کہ اسکی سزا جزا دنیا ہی مین مرنیسے پہلے ایک نہ ایک دن عاق کو ملجاتی ہے گو ہمکو اوسکی
شناخت نہو کتب سیر و تواریخ مین حکایات اون لوگونکی لکھی ہین جنہون نے مان باپ کو
ستا کر دنیا مین عقوبت پائی یہ واقعات ملوک و سلاطین شاہد و مصدق اس حدیث کے
ہین اللھم احفظنا ۰ ۲ عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ ہم پاس حضرت کے تھے
اتنے مین ایک شخص نے آکر کہا کہ ایک جوان مرتا ہے اوس سے کہا لا الہ الا اللہ کہہ وہ نہین
کہہ سکتا تہا فرمایا وہ نماز پڑہتا تھا کہا ہان حضرت اوٹھہ کھڑے ہوئے ہم بہی آپکے ہمراہ چلے
نزدیک اوس جوان کے آکر کہا لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا ہون فرمایا
کیون کہا یہ اپنے مان باپ کا عاق تہا پوچہا اسکی مان زندہ ہے کہا ہان فرمایا بلاؤ اوسکو بلایا
وہ آئی فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے کہا ہان فرمایا بھلا اگر ایک بہاری آگ جلاکر تجھسے کہا جائے کہ
اگر تو اسکی شفاعت کریگی تو ہم اسکو چھوڑ دینگے ورنہ اس آگ مین اوسکو جلا دینگے تو کیا تو
اوسکی شفاعت کریگی کہا ای رسول خدا ایسے وقت مین تو مین اوسکی شفیع ہونگی فرمایا تو
مجکو اور اللہ کو گواہ کر دے کہ تو اس سے راضی ہوگئی ہے اوسنے کہا اللھم انی اشہدک
واشہد رسولک انی قد رضیت عن ابنی فرمایا یا غلام قل لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اوسنے یہ کلمہ کہا فرمایا الحمد للہ الذی
انقذہ بی من النار رواہ الطبرانی واحمد مختصرا معلوم ہوا کہ عقوق وقت موت کے شہادت
کلمۂ طیبہ و حسن خاتمہ سے روکتا ہے ونعوذ باللہ ۱۲ عوام بن حوشب کہتے ہین مین ایکبار ایک
قوم مین اوترا اونکے قریب ایک مقبرہ تہا بعد عصر کے ایک قبر شق ہوگئی اوسمین سے ایک شخص
نکلا جسکا سر گدہے کا سا تہا اور بدن انسان کا سا تین بار گدہے کی سی بولی بولا پہر قبر اوسپر

منطبق ہوگئی وہان ایک بڑہیا سوت کاتتی تہی یا سوت ایک عورت نے مجہسے کہا تو اس بڑہیا
کو دیکہتا ہے مینے کہا یہ کون ہے کہا یہ اس شخص کی ماں ہے مینے کہا اسکا کیا قصہ ہے کہا
یہ شخص شراب پیتا تہا جب یہ جاتا تو اسکی ماں کہتی اے بیٹے اللہ سے ڈر تو کب تک شراب پئیگا
یہ اوس سے کہتا تو تو گدہے کی طرح آواز کرتی ہے یہ شخص بعد عصر کے مرگیا اب بعد ہر عصر کے
یہ قبر پہٹ جاتی ہے اور یہ شخص تین بار گدہے کی آواز کرتا ہے پہر وہ قبر اوسپر بند ہوجاتی ہے
رواہ الاصبہانی وغیرہ قال الاصبہانی حدث بہ ابو العباس الاصم املاء بنیسابور
بمشہد من الحفاظ فلم ینکرہ یہ دلیل واضح ہے اس بات پر کہ یہ عذاب اوسکو فقط
ماں کی نافرمانی کرنے پر مقرر ہوا اللہم احفظنا پہر جو شخص اپنے ماں باپ کو ایذائی جانی و
مالی و آبروئی مثلاً پہنچاتا ہے اور ہر طریق ظاہر و مخفی سے ستاتا ہے اور ہمیشہ مکلف رہتا ہے اوسکے
عذاب کا اندازہ دن حساب کے اللہ ہی جانے ۲۲ ابن عمرو کہتے ہین ایک مرد نے آکر کہا ای
رسول خدا میرے پاس مال و اولاد ہے اور میرا باپ مال کا محتاج ہے فرمایا انت ومالک لابیک
الحدیث اخرجہ ابو داؤد یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے معلوم ہوا کہ اگر باپ محتاج ہو
اور بیٹا مالدار تو اوس مال کو باپ سے نہ روکے کہ یہ بہی ایک طرح کا عقوق ہے اور بذل کرنا مال کا
والدین پر منجملہ حقوق کے ہے ۲۳ حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے من حج عن احد ابویہ
اجزأ ذلک عنہ وبشر روحہ بذلک فی السماء وکتب عند اللہ بارا ولو کان عاقا
رواہ رزین یعنی جسنے حج کیا طرف سے ایک کے ماں باپ مین سے تو یہ کافی ہوگا اوس سے
اور خوشخبری دیجائیگی اوسکی روح کو آسمان مین اور لکہا جائیگا نزدیک اللہ کے نیکوکار اگرچہ
عاق ہو یعنی گناہ عقوق کا کسی قدر اوسکے سر سے اوتر جائیگا واللہ اعلم

فصل بیان مین حقوق والدین کے عموماً

جو حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہوتے ہین وہ سب حقوق واسطے والدین

مسلمین کے بارہ ولی ثابت ہین مع شئی زائد ایک یہکہ جب ملاقات ہو سلام کرے دوسرے جب
پکارے تو جواب دے تیسرے جب چہینکے تو یرحمک اللہ کہے چوتہے بیمار ہو تو عیادت کرے
پانچوین مر جائے تو جنازہ پر جائے چہٹے اگر اسپر قسم کہائے تو اوسکی قسم کو سچا کرے ساتوین
نصیحت چاہے تو اوسکو بہتر بات بتائے آٹہوین اوسکے پیٹہ پیچہے اوسکو برا نکہے نوین
اوسکے لئے وہ بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے دسوین اوسکے حق مین وہ بات
بُری سمجہے جو اپنے حق مین بُری لگے یہ سب امور احادیث و آثار مین آئے ہین گیارہوین
یہ کہ اپنے قول و فعل سے اوسکو ایذا ندے بارہوین یہ کہ تواضع کرے تکبر نکرے تیرہوین
یہ کہ ایک کی چغلی دوسرے سے نہ کہا کرے چودہوین یہ کہ تین دن سے زیادہ ترک ملاقات نکرے
پندرہوین یہ کہ حتی الوسع احسان کرے سولہوین یہکہ بدون اجازت کے اوسکے پاس نہ جائے
سترہوین یہکہ بوڑہے ہون کی عزت کرے اور لڑکون پر رحم اٹہارہوین یہ کہ سب کے ساتہ ہشاش
بشاش نرم رہے انیسوین یہ کہ جس مسلمان سے کوئی وعدہ کرے اوسکو پورا کرے بیسوین
یہ کہ لوگون کا عوض اپنے نفس سے لے اکیسوین یہ کہ اوسکی عزت و جان و مال کو ظالم سے بچائے
اگر قدرت رکہتا ہو بائیسوین یہ کہ اوسکی قبر کی زیارت کرے اور مقصود اوس سے دعا و عبرت
اور دل کا نرم کرنا ہو لیکن سفر واسطے زیارت کے نکرے کہ یہ بات کسی دلیل صحیح سے ثابت
نہین ہے غزالی رح نے احیاء العلوم مین لکہا ہے کہ اللہ نے حضرت موسی علیہ السلام کو
فرمایا تہا کہ ای موسی جو شخص اپنے ماں باپ کی اطاعت کرتا ہے اور میری نافرمانی کرتا ہے
مین اوسکو مطیع لکہتا ہون اور جو شخص ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے اور میری طاعت تو مین
اوسکو نافرمان لکہتا ہون انتہی مین کہتا ہون کہ میرے والد مرحوم کا ایک رسالہ ہے بیان
مین حقوق خلق کے اوسمین اونہون نے بیان حقوق والدین کا بہی لکہا ہے اس جگہہ
خلاصہ اوسکا لکہا جاتا ہے قال تعالی ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر
احسان مان ہیں اور اپنے ماں باپ کا اللہ نے تین چیزون کو ساتہہ تین چیزون کے ذکر

کیا ہے کہ ہر ایک ان مین سے بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہوتی ایک اپنی اطاعت کہ بے اطاعت
رسول کے مقبول نہین دوسری نماز کہ بے زکوۃ کے مقبول نہین تیسرے شکر کہ بے ماں باپ
کے شکر کے مقبول نہین دلیل امر اول کی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ہے اور دلیل امر دوم
کی اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ اور دلیل امر سوم کی یہی آیت اب ہے اللہ کا شکر اس بات
پر ہے کہ اوسنے ایک قطرۂ آب سے انسان بنا کر انعام بیحد سے سرفراز کیا ماں باپ کا شکر
اس بات پر ہے کہ اونہون نے بڑی محنت ومشقت سے پالا اگر وہ توجہ نکرتے تو ہلاک ہو جاتا
اسی لئے حقوق العباد مین سب سے زیادہ حق والدین کا ہے اولاد پر تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے
کہ اللہ نے احسان بالوالدین کو بعد اپنی عبادت کے ذکر کیا اور اونکے حق کو ہمدوش اپنے
حق کا ٹھیرایا کئی وجہ سے ایک یہ کہ جسطرح ماں باپ سبب پرورش اولاد ہین اسی طرح
سبب وجود اولاد بھی ہین ایک واسطہ ہین سبب فیض ایجاد الٰہی کے اور یہ مرتبہ سوا
ماں باپ کے اور کوئی نہین رکھتا اگر کوئی شخص سبب تربیت کا ہوتا ہے تو وہ سبب
وجود کا نہین ہوتا اسی لئے کسیکا انعام بعد انعام خدا کے ماں باپ کے انعام سے زیادہ
تر نہین ہوتا ہے دوسرے یہ کہ اونکا انعام مشابہ ہے انعام خدا کے کیونکہ یہ عوض مین
اس انعام کے کسی طرحکا شکر یا ثواب نہین چاہتے بخلاف اور انعام کے جو اور لوگ کرتے
ہین کہ وہ انعام ضرور کسیطرحکی غرض کے ساتھ ملحوظ ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جسطرح اللہ تعالیٰ
انعام کرنیسے اپنے بندے پر ملول نہیں ہوتا ہے اگرچہ بندہ عاصی و نافرمان ہو اسیطرح
ماں باپ بھی اولاد پر شفقت و عطوفت کرنیسے ملول نہین ہوتے اگرچہ اولاد ناخلف ہو
چوتھے یہ کہ ماں باپ بکمال ہمکن سکے حقمین اپنی اولاد کے آرزو کرتے ہین بلکہ ہر امر مین اونکی
ترقی اپنے کمال پر چاہتے ہین اور کسی اچھی بات کا اوسپر حسد نہین کرتے اور یہ خاصیت
سوا ماں باپ کے کسی اور مین نہین ہوتی ہے پانچوین یہ کہ ماں باپ کو کمال مناسبت ہے
ساتھ واحد حقیقی کے کہ جسطرح مرتبہ خدائی مین سوا ایک ذات واحد مقدس کے کسی اور

کی گنجایش نہین ہے اسی طرح مرتبۂ پدری و مادری مین سوا ایک مان ایک باپ کے اور کوئی نہین آسکتا انتہی حاصل شیخ محمد شاہد قدس سرہ نے رسالہ قوت المحبین مین کیا خوب بات مناسب اسجگہ کے لکھی ہے ان الابن یستنکف ان ینسب الی اکثر من اب واحد کذلک ینبغی للعبد ان یستنکف من ان یذکر اکثر من رب واحد انتہی یعنی جسطرح کہ بیٹے کو اس بات سے عار آتی ہے کہ وہ ایک باپ سے زیادہ کی طرف منسوب ہو اسیطرح بندہ کو چاہیے کہ وہ ایک رب سے زیادہ کی طرف منسوب ہونیسے عار کرے غرضکہ تعظیم والدین کی سارے ادیان و شرائع مین واجب ہے تمام کتب آسمانی توریت انجیل زبور فرقان مین یہی حکم ہے کہ مان باپ سے احسان و بر و سلوک کرے اور اونکے حقوق و حرمات و تعظیمات کو نگاہ رکہو محبت والدین کی ساتھ اولاد کے ذاتی ہوتی ہے یہانتک کہ حیوانات بے شعور مین بہی پائی جاتی ہے اگر انسان مین نہو تو پہر وہ حیوان سے بہی بدتر ہے بلکہ مان باپ اگرچہ کافر یا فاسق فاجر ہون تب بہی اولاد کو اونکے ساتھ لطف و احسان ہی کرنا واجب ہے و آمنا احسان بالوالدین کو حدیث و قرآن مین بی قید ایمان کے ذکر فرمایا ہے قصہ تلطف ابراہیم علیہ السلام کا ساتھ والد مشرک کے سورۂ مریم مین مشروحًا آیا ہے اور جب حنظلہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے باپ ابو عامر راہب کو قتل کرین تو اجازت ندی اور قتل والد سے باوجودیکہ وہ کافر تہا منع فرمایا فقہا کہتے ہین کہ بیٹا اگر باپ کو قتل کریگا تو قتل کیا جائیگا اور باپ اگر بیٹے کو مار ڈالیگا تو قصاص نہوگا گو آخرت کا مواخذہ باقی رہے ہے اللہ تعالی نے لفظ والدین مین مان باپ دونون کو شامل ذکر کیا ہے پہر لفظ حملته امه الخ مین بالتخصیص مان کا حق زیادہ بتایا اس سے ثابت ہوا کہ حق خدمت والدہ کا حق والد سے زیادہ ہے یہانتک کہ بعض اکابر نے کہا ہے کہ ایک نیکی مان سے کرنا برابر چالیس نیکی کے ہے بہ نسبت باپ کے احادیث گزشتہ مین بہی تین بار ذکر مان کا کیا ہے پہر باپ کا اس سے بہی باشارۃ النص زیادتی حق مادر کی حق پدر پر ثابت ہوتی ہے یہ زیادت اسی وجہ سے ہے کہ اول مشقت حمل ہے پہر محنت ولادت پہر مصیبت رضاعت پہر تکلیف تحمل لو

وبرانا الی غیر ذلک فقہا رکہتے ہین حق والدہ پنسبت والد کے زیادہ ہے اور احسان بارم اوجب
وموکترہے بہ نسبت احسان بالوالد کے **مسئلہ** اگر ایسی حالت پیش آئے کہ جمع حقوق
کرنا ابوین کا دشوار ہو اور ایک دوسرے کے حق ادا کرنے پر تیار ہو تو ایسی جگہہ مین جو امر کہ متعلق
تعظیم وتکریم واحترام کے ہو اوسکو ساتھہ باپ کے بجالاے اور خدمت وانعام مین ان کے حق
کو مقدم رکہے مثلاً اگر گہر مین ماں باپ دونون سامنے آوین تو باپ کے لئے کہڑا ہو جاے اور اگر
دونون طالب مال کے ہون تو پہلے ماں کو دے پہر باپ کو یہ اسلئے کہ ماں نے بہ نسبت باپ کے
اسکی خدمت ومحنت وبارکشی زیادہ کی ہے اور دل عورت کا ضعیف ہوتا ہے وہ ذرا سی بات
پر رنجیدہ وکشیدہ ہو جاتی ہے سو ضعیف دل والے کو ستانا نہایت برا ہے ہرگز ماں کے دل کو نہ توڑے
اور رضا اوسکی خدمت وطاعت سے منہہ موڑے جسکو اللہ نے سعادتمند کیا ہے وہ کیسے ہی مرتبہ عالی
مین کیون نہو اور ہزار جاہ وجلال رکہتا ہو لیکن ماں کے سامنے نہایت خاکساری و عاجزی وخواری
ہی سے پیش آتا ہے گلستان سعدی مین لکہا ہے کہ ایکبار مین حالت جہل جوانی مین ماں پر چلا کر
بولا تہا وہ دل آزردہ ہو کر ایک کونے مین جا بیٹہی اور رو کر کہنے لگی کہ تو اپنی حالت خردی کو
بہول گیا جو اس وقت یہ درشتی کرتا ہے ع

چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش	چو دیدش پلنگ افگن وپیل تن
گر از عہد خردیت یاد آمدے	کہ بیچارہ بودی در آغوش من
نکردی درین روز بر من جفا	کہ تو شیر مردی ومن پیر زن

حدیث مین آیا ہے الزمہا فان الجنۃ تحت رجلیہا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ خدمت
والدہ افضل اعمال ہے اسلئے کہ وہ شخص مشورہ جہاد کا لینے آیا تہا جس سے یہ کہا کہ تو زیر قدم
مادر لگا رہ یعنی اولاد کو ماں کے ساتھہ برتاؤ خدمت وملازمت کا چاہئے گویا اوسکے قدمون
کے نیچے پڑے ہین اور جس کسی شخص کو کسی حال مین نہین چہوڑتے ہین اور اوسکے ساتہہ
کمال خشوع وادب کہتے ہین تو یون کہتے ہین کہ ہم تو آپکے قدمون سے لگے ہوئے ہین الحاصل

خدمت وطاعت والدین اصل ہر سعادت او وصل ہر فیض ہے **حکایت** ابراہیم خواص کہتے تھے
ہین مینے خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کو یہ سعادت کس سبب سے حاصل ہوئی کہا مان کے سا
نیکی کرنے اور اوسکی خدمت وطاعت بجالانیسے **حکایت** عون بن عبد اللہ اپنی مان کے
ساتھہ ایک برتن مین نہ کہاتے اس ڈرسے کہ شاید کسی لقمہ پر پہلے نظر مان کی پڑی ہو اور یہ
اوسکو نادانستہ کہالین اسیطرح امام زین العابدین سے بہی منقول ہے **حکایت** عون بن
عبد اللہ کو ایکبار اونکی مان نے پکارا تہا اونہون نے بلند آواز سے جوابدیا پہر نادم ہوکے ایک یا دو
بردے آزاد کئے کہ اس بے ادبی کا کفارہ ہو سلف اسی طریق پر تہے حکایات ایسی
اولاد کی جو اپنے والدات کے فرمانبردار خدمتگار رہتے بہت ہین پس جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے
اور آخرت پر ایمان لایا ہے اوسکو ایک دو بات ہی کافی ہے ع در خانہ اگر کس ست یکحرف
بس ست **حکایت** ایک شخص کے مان نہ تہی خالہ تہی حضرت نے کہا تو واسطے کفارہ گناہ
عظیم کے اوسکے ساتھہ نیکی کر معلوم ہوا کہ نیکی کرنا ساتھہ مان کے بالاولی کفارہ گناہ کا ہوتا ہے بعض آثار مین آیا
ہے کہ دعا مانکی جلد تر قبول ہوتی ہے اسلئے کہ وہ بہ نسبت باپ کے زیادہ تر رحیم ہے اور رحیم کی دعا ساقط
نہین ہوتی اس سے یہ ثابت ہوا کہ مانکی خوشنودی حاصل کرے اوسکی دعا کو اپنے حق مین قبول جانے اگر وہ ناراض
ہوکر بد دعا دیگی تو وہ بہی قبول ہوگی اسلئے اوسکی بد دعا سے جہانتک بنسکے بچے حدیث مین آیا ہے ثلث دعوات
مستجابات لاشک فیھن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی
وابن ماجۃ پہر اگر مان باپ ناحق سے اولاد کے مظلوم ہین تو اونکی بد دعا کسی طرح رد نہوگی
بعض تابعین نے کہا ہے کہ جو شخص ہر روز مان باپ کے واسطے پانچ بار دعا کریگا وہ اونکے حق
سے کسی قدر ادا ہوگا کیونکہ اللہ تعالی نے شکر والدین کو اپنے شکر کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور
اللہ کا شکر نماز پنجگانہ ہے تو ہر نماز مین پانچ بار دعا کرنیسے اونکا شکر بہی ادا ہوگا اس بارہ مین
یہ دعا ماثور ہے اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالدا وارحمھما کما ربیانی صغیرا واغفر
لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات

انك مجيب الدعوات ورافع الدرجات وقاضي الحاجات برحمتك يا ارحم الراحمين
سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے منقول ہے کہ دعا بلفظ ولمن توالدا
دو شخص کرے جیسے حقیقی بہائی ہون ایک ماں باپ سے اور اگر سوتیلے بہائی ہون تو یون کہے
ولمن توالد احدهما انشئے لکن میرے نزدیک مطلق باخوت بہی واسطے صحت مطلب کے کافی
ہے اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تہا کہ دیکہو سوا میرے کسیکو نہ پوجنا اور ماں باپ کے ساتہ
احسان کرنا معلوم ہوا کہ یہ دونون حکم قدیم سے برابر چلے آتے ہین اور یہ تاکید احسان بالوالدین
کی اگلی امتومین بہی تہی حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے لا تعقن والديك وان امراك
ان تخرج من اهلك ومالك سو ایسے جگہ پر شیر نابڑے مردون کا کام ہے کہ مال وجان جاے
مگر ایمان نہ جاے اہل وعیال گہر سے دور رہین مگر ماں باپ نہ رنجور رہون یہی کمال توحید وایمان
ہے اور نہایت درجہ کی استقامت ووفاداری حضرت ابراہیم وآسمعیل علیہما السلام سے
کہہ گئے تہے کہ جب تیرا شوہر آئے تو میرا سلام اوس سے کہدینا اور یہ پیغام پہنچادینا کہ تو اپنے
دروازے کی چوکہٹ بدل ڈال کہ یہ لائق نہین ہے اور پہر اونہون نے اپنی بی بی کو طلاق
دیدی تہی اسیطرح ابن عمر نے عمر کی شکایت پر بحکم حضرت اپنی عورت کو چہوڑ دیا تہا سعادتمند اولاد
ایسی ہی ہوتی ہے کہ ماں باپ کی رضامندی کو بی بی سے محبوب چیز پر مقدم رکہتی ہے اب
وہ وقت آیا ہے کہ بی بی کے کہنے سے ناخلف اولاد ماں باپ کو چہوڑ دیتی ہے ایسے ہی شخص
کا نام جورو کا غلام ہوتا ہے یہ حرکت بے برکت آثار قیامت مین سے ہے حدیث مین آیا ہے
اطاع الرجل امراته وعق امه یعنی جورو کی اطاعت کریگا ماں کا نافرمان ہوگا وادنی صديقه
واقصى اباه یار کو اپنے پاس بٹہائیگا اور باپ کو دور بتائیگا لکن ترک اہل وعیال وطلاق زوجہ
بحکم مادر وپدر اوسوقت ہے کہ مصلحت دینی یا دنیاوی پیش نظر ہو نہ مجرد عناد نفسانی وفساد شیطانی
الغرض اداے حقوق والدین مین رعایت امور ذیل درکار ہے ایک یہ کہ ماں باپ کو دل سے دوست
رکہے کہ اصل کار محبت ہے دوم گفتار ورفتار نشست برخاست مین ادب شرعی اونکا نگاہ رکہے چلنے

مین بیشیقتہ می نکرے بات کہتے مین نام لیکر نہ پکارے جہڑک کر نہ بولے چلاکر جواب نہ دے اسلئے
اپنے مال وسامان واسباب کو اگرچہ عمدہ وقیمتی ہو اونسے دریغ نہ کرے انت ومالک لابیک
اسپر دلیل ہے ہم جس خدمت کا مقدور ہو اوسمین قصور نکرے ع از جان چہ عزیز است بگو
آن تو بخشم ۵ اونکی وصیت بعد اونکی موت کے بجالائے اگر خلاف شرع نہو فمن بدلہ بعد
ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ ان اللہ سمیع علیم ۶ صدقہ وزیارت
سے یاد رکھے حدیث متفق علیہ مین آیا ہے کہ ایک شخص نے کہا ای رسول خدا میری مان یکا یک
ناگہان مرگئی اگر فرصت پاتی تو کچھ صدقہ کرتی یا وصیت کرجاتی فہل لہا اجران تصدقت
عنہا قال نعم دوسری روایت مین ہے کہ سعد بن عبادہ نے عرض کیا کہ ان ام سعد ماتت
فای صدقۃ افضل قال الماء فحفر بئرا وقال ھذہ لام سعد رواہ ابوداؤد
والنسائی شرعۃ الاسلام مین کہا ہے کہ آدمی جو کچھ اپنے مال مین سے خیرات کرے اوسمین نیت
اپنے مان باپ کی کرلے اس سے ثواب کم نہین ہوتا بلکہ دونون کو برابر ثواب ملتا ہے حکایت
بعض اکابر راہ مین ایک پتھر داہنی طرف پہینکتے اور باپ کی نیت کرتے اور ایک پتھر بائین طرف
پہینکتے اور مان کی نیت کرتے اور بعض عقبہ کو بارادہ احسان بالوالدین پی جاتے ایک روایت
ضعیفہ مین زیارت کرنا قبر والدین کی دن جمعہ کے آیا ہے لکن شرط ہر زیارت کی خواہ مان باپ کی
قبر ہو یا غیر کی یہ ہے کہ قبر کو ہاتھ سے نہ چہوئے بوسہ نہ دے اوسکے سامنے نہ جہکے منہہ خاک پر نہ رکہے
کہ یہ عادت نصاری کی ہے آس پاس قبر کے نہ پہرے شیخ عبدالحق دہلوی حنفی رح نے جوامع البرکات
مین لکہا ہے کہ بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسپر اور رکہنا وہان رکہنا حرام وممنوع ہے بالاتفاق بلا شک
وشبہ اور روایت بوسہ قبر الوین صحیح نہین ہے انتہے مین کہتا ہون مسح وتقبیل وانحنا حرام ہے
اور سجدہ کرنا کفر صریح گو پیغمبر کی قبر کیون نہو حضرت صلعم نے اپنی زندگی مین اپنے لئے سجدہ
کرانا جائز نہین رکہا پھر بعد ممات کے کسطرح کسیکے لئے درست ہو سکتا ہے ۷ مان باپ کے
اقربا واحباب سے وہی سلوک کرے جو وہ سات اونکے رکہتے تھے کیونکہ بر والدین انہین

اعمال سے حدکمال کو پہنچتا ہے یہ حق حدیث مین آیا ہے ۸ ماں باپ کے لئے ہمیشہ دعاو استغفار
کرے حدیث مین آیا ہے ان العبد لیموت والداہ او احدھما فلا یزال یدعو لھما
ویستغفر لھما حتی یکتبہ اللہ بارا رواہ البیہقی یعنی ماں باپ کی زندگی مین اگر کسی
طرح کی خطا و تقصیر ہوگئی ہوگی تو اس ذریعہ سے اللہ والدین کو اوس سے راضی کرادیگا دوسرا
لفظ یہ ہے ان اللہ عزوجل یرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یارب
انی ھذہ فیقول اللہ تعالی باستغفار ولدک لک رواہ احمد ماں جسکے ماں باپ
کافر یا مشرک ہوں تو اونکے لئے دعا و استغفار و صدقہ کچھ نکرے اسلئے کہ مشرک و کافر کی مغفرت
نہوگی قال تعالی ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا
اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم یعنی جب مرنا اونکا حالت شرک
و کفر پر معلوم ہوچکا تو اب اونکے لئے استغفار کرنا منع ہے وماکان استغفار ابراہیم
لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراہیم
لاواہ حلیم یعنی استغفار کرنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے قبل معلوم ہونے اس
بات کے تھا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے پھر جب یہ بات اونکو معلوم ہوگئی تو وہ اوس سے بیزار
ہوگئے اسی طرح صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے اللہ سے اجازت استغفار و زیارت کی واسطے
اپنی ماں کے مانگی تھی زیارت کی اجازت ہوئی اور استغفار کرنیکی نہوئی یہی حکم صدقات کرنیکا
طرف سے ماں باپ مشرکین کے ہے گناہ اور چیز ہے اوسکے لئے استغفار کرنا ہوسکتا ہے اور
شرک اور چیز ہے جو شخص تعزیہ بناتا ہو یا پیر پرست گور پرست ہو یا کسی اور رسوم کفر مین مبتلا
ہو اور وہ اوسی حالت پر مرگیا ہے تو اوسکے لئے دعا و استغفار نکرے گو باپ ہو یا دادا یا نانا
یا نانی یا اور کوئی رشتہ دار ۹ اپنا باپ چھوڑکر غیر کو اپنا باپ نہ بناوے یعنی جو نسب باپ کا
ہو وہی بتائے دوسرے کی طرف آپکو منسوب نکرے کہ یہ بھی عقوق مین داخل ہے سید
ہو یا شیخ مغل ہو یا پٹھان حلال کا ہو یا حرام کا حدیث مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ

وهو يعلم فالجنة عليه حرام رواه البخاري اور حدیث متفق علیہ مین فرمایا ہے
لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر باپ سے انکار کرنا اور غیر کو اپنا
باپ ٹهیرانا کفر ہے اسی لئے جنت اوسپر حرام ہو جاتی ہے کیونکہ جنت مین کوئی کافر نجائیگا
جو ذات باپ کی ہو اور جسکے نطفے سے ہو حرام ہو یا حلال وہی اپنی ذات بتائے یہ نکرے
کہ باپ کو کم ذات پاکر آپکو دوسری بہتر ذات کا ٹهیرا لے کیونکہ یہ اعراض کفر ہے اس زمان
آخر مین کہ اسلام غریب ہو گیا ہے اور مسلمان گدہین جاسوس ہے اور کذب و نفاق کا
ہر طرف دور دورا ہو گیا ہے اکثر جاہل بندہ شکم دنیا کمانے یا آبرو حاصل کرنیکو اپنا نسب
صحیح چهپاتے ہین اور کچهہ کی کچهہ ذات و صفات بتاتے ہین حرام سے پیدا ہین مگر آپکو
حلال کئے جاتے ہین قوم کے کچهہ ہین مگر بهیک مانگنے کو شیخ سید بنجاتے ہین اصل مین کسی
کے غلام زادے ہوتے ہین مگر عزت و جاہ پیدا کرنیکو کسی شریف کی اولاد مین آپکو بتاتے
ہین سو حدیث مین اس فعل کو کفر اور ایسے شخص کو محروم الجنة فرمایا ہے اس سے بدتر اور
کیا جزا ہوگی ٥ ماں باپ کی حیات و ممات مین طریق حق پر قائم رہے اور بجالانے مین
اعمال صالحات کے موافق کتاب و سنت کے کوشش کرے بدعت و فسق و فجور سے آپکو بچائے
ہر چند یہ نیکی بظاہر خود اسکے حق مین ہے لکن والدین بهی اعمال خیر اولاد مین شریک ثواب کے
ہوتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے ان مما يلحق المومن من عمله وحسناته بعد موته
علما علمه ونشره وولدا صالحا تركه الحديث رواه ابن ماجه والبيهقي اولاد سے جو عمل
نیک ہوتا ہے وہ گویا ماں باپ ہی کا عمل ہے کہ آپ تو مر گیا مگر عمل زندہ ہے زہی سعادتمندی
اوس شخص کی جو خود مرے اور عمل نیک اوسکا زندہ رہے ف اہل علم نے کہا ہے کہ
احسان کے تین طریق ہین ایک یہ کہ قولاً و فعلاً ترک ایذا ہی کرے اور یہ علی الاطلاق واجب
ہے اسکے خلاف مین عقوق لازم آتا ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ بدن اور مال سے خدمت
والدین کی بجالائے لکن اسکے لئے مقدرت اولاد اور احتیاج ابوین شرط ہے تیسرے

یہ کہ جس وقت وہ بلائیں حاضر ہو مگر اس شرط سے کہ حضور ی مین کوئی مفسدہ شرعی نہو اس صورت میں عبادت نفل کو چہوڑ کر اونکے پاس حاضر ہو کیونکہ اطاعت والدین کی نوافل طاعات پر مقدم ہے اور یہ اطاعت بعینہ خدا و رسول کی اطاعت ہے کہ اونکے حکم سے اس کو بجالایا ہے ولہذا بعض آثار مین آیا ہے کہ بر والدین افضل ہے نماز و روزہ و حج و عمرہ و جہاد نفل سے ہان جس امر مین کہ شرک لازم آتا ہو یا کوئی معصیت خالق کی تو وہ جگہ اونکی طاعت کا حکم نہین ہے بنص کتاب و سنت اسیطرح ترک فرائض و واجبات شرعی مین اونکا مطیع نہ بنے اسی طرح ترک سنن موکدہ مین ہان ایک دو بار اگر کسی سنت موکدہ کو اونکی خاطر سے ترک کریگا تو کچہ مضائقہ نہوگا قال تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ جب کسی کے باپ بہائی ایمان کی راہ چہوڑ کر کفر کی راہ پر چلین تو یہ اونسے دوستی نہ کرے اسلئے کہ وہ اللہ کے دشمن ہین اللہ کے ملنے برادری و رشتہ داری کا ترک کرنا علامت ہے ایمان کی اور آباء و اخوان کو باوجود ترک کرنے نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے دوست رکہنا علامت ہے دشمنی کی ساتہ خدا کے کیونکہ ان فرائض کا عمداً ترک کرنا کفر ہے پس باوجود اسکے اونکے ساتہ محبت رکہنے مین رضا بالکفر لازم آتی ہے اور رضا بالکفر شرعاً کفر ہوتی ہے اس مسئلہ مین اکثر خلق کوتاہی کرتی ہے اور دو مہر دنکی دنیا کے پیچہے اپنا ایمان کہو بیٹہتی ہے انا للہ خدا پرستی و دینداری کا یہ مقام ہے کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے باوجود اس ادب تمام کے جب اپنے باپ کو اللہ کا دشمن دیکہا تو صاف اونکی دوستی سے تبرا کیا اور اللہ نے قرآن شریف مین صاف حکم عدم ایمان کا اون لوگون کے حق مین لگا دیا ہے جو اللہ و رسول کے مخالفین کو دوست رکہتے ہین گو وہ اپنے رشتہ دار قریب ہون فرمایا لا تجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانہم او عشیرتھم یعنی خواہ باپ ہون

یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے اِس سے ثابت ہوا کہ جو کوئی خدا و رسول کے دشمن کو اپنا دوست ٹھیرائیگا
گو باپ بھائی ہو تو وہ مومن نہین ہے کیونکہ ایمان کے ہمراہ واسطے دوستی مخالف کے کوئی راہ
نہین ہے اصل ایمان کی بنص حدیث صحیح یہی الحب للہ والبغض للہ ہے مسلم
کتاب نصاب الاحتساب مین لکھا ہے کہ بسبب حق پدری و مادری کے امر بالمعروف نہی عن المنکر
ساقط نہین ہوتا ہے کیونکہ اسکا حکم صراحۃً آیا ہے قرآن شریف مین قصہ وعظ و نصیحت ابراہیم
علیہ السلام کا اونکے باپ کو کئی آیتو نمین آچکا ہے یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر
ولا یغنی عنک شیئاً قال تعالی یا ابت انی قد جاءنی من العلم فاتبعنی اھدک
صراطاً سویا وقال تعالی یا ابت لا تعبد الشیطان ان الشیطان کان للرحمن عصیا
الی غیر ذلک من الآی فی الجملہ جس کسی مسلمان کے ماں باپ ایمان نرکھتے ہون اونکو ہدایت کرنا
اور ضلالت سے روکنا اولاد پر واجب ہے اگر نہ مانین تو اونسے کنارہ کش ہو جائے اور اونکا نام
اگر گمراہ رکھے تو درست ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے حق مین کہا تھا واغفر لابی
انہ کان من الضالین اور علی مرتضی نے اپنے باپ کو سامنے حضرت کے گمراہ کہا مات
عمک الضال سید علی ہمدانی رح نے ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہے کہ احتساب کے پانچ مرتبے
ہین ایک تعریف دوسری وعظ و نصیحت تیسرے نہی فعل بد سے چوتھے عنف و درشتی پانچوین
مار پیٹ دو مرتبہ اول حق مین والدین کے درست ہین اور چہارم و پنجم درست نہین رہا مرتبہ سوم
جیسے شراب بہا دینا آلات لہو و لعب کو توڑ ڈالنا ریشمی کپڑا بدن پر سے اوتار لینا غصب کا مال
گھر مین ہو تو نکال کر حوالہ مستحق کر دینا یہ سب اولاد کو حق مین ماں باپ کے جایز ہے اگرچہ وہ
ان باتون سے خفا ہون یہ اسلئے کہ ادای حق اسلام سب حقوق پر مقدم ہے ان کامون کے
کرنے سے وہ عاق نہین ہوتا ہے اور ماں باپ کو حق مین اولاد کے ہر پنج مرتبہ احتساب کے درست ہین

فصل ۶ بیان مین حقوق اولاد کے والدین پر

جو ماں باپ حقوق اولاد کے ادا کرتے ہین وہ آپکو فتنہ دارین سے بچاتے ہین اور جو غفلت کرتے ہین اونکے حق مین اونکی اولاد فتنہ ہوجاتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدوا لکم فاحذروھم یعنی اے ایمان والو تمہاری بعض بی بیان اور اولاد تمہاری دشمن ہوتی ہے تم اونسے بچتے رہو اس آیت سے یہ نکلا کہ کبھی بی بی کو یا کسی بچے کو اپنے خاوند و باپ سے عداوت ہوتی ہے تو ایسے جورو بچون سے مومن کو بچنا چاہیے وقال تعالی انما اموالکم و اولادکم فتنۃ یعنی تمہارے مال و اولاد فتنہ ہین یہ اسلئے کہ اکثر لوگ بسبب جورو بچون کے مرتکب گناہون کے ہوتے ہین کوئی اپنے عیش کے لئے مال حرام کماتا ہے کوئی اولاد کے لئے اعمال شرک کفر و بدعت و معصیت بجالاتا ہے الغرض اللہ تعالی انسان کو مال و اولاد دیکر جانچتا ہے اگر وہ انکی عداوت و فتنہ سے بچکر سلوک نیک سے پیش آیا اور اونکو راہ خدا پر لگایا تو واسطے دنیا و آخرت کی خوبی حاصل کر لے ورنہ دونون جہان سے گیا حدیث مین آیا ہے ایک آدمی نے حضرت سے کہا مین کسکے ساتھ نیکی کرون فرمایا ماں باپ کے ساتھ اوسنے کہا میرے ماں باپ نہین ہین فرمایا اولاد کے ساتھ کما ان لوالدیک علیک حقا کذالک لولدک علیک حق اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص تربیت و حقوق اولاد مین قاصر ہے وہ گنہگار رہے اوس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ جو کوئی جس کسی کا حق ضائع کریگا البتہ اوس سے بازپرس ہوگی حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر اوسنے کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے کہا اپنے اہل پر خرچ کر کہا ایک اور ہے فرمایا انت اعلم رواہ ابوداؤد والنسائی یہ حدیث اصل ہے بیان نفقہ مین اس سے معلوم ہوا کہ جسکو مقدور ہو وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے اور غیر پر اوسکو مقدم کرے

اول خویش بعدہ درویش سو پہلا حق اولاد کا والدین پر نان نفقہ سے یہانتک کہ لائق کمائی
کے ہو دوسرا حق یہ ہے کہ اونکو بنظر شفقت و رحمت دیکہے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ
ایک اعرابی نے لوگون کو دیکہا کہ اپنے بچون کو پیار کرتے ہین بوسہ لیتے ہین کہا مین یہ
کام نہین کرتا حضرت نے فرمایا او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمۃ متفق علیہ
یعنی اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت اوٹہالی ہے تو اسکو مین کیا کرون ۔ جب بچا پیدا
ہو تو خوش ہو کیونکہ ولد دنیا مین نور ہے اور آخرت مین سرور اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اور زیادہ
خوشی کرے واسطے مخالفت رسم جاہلیت کے کہ وہ تولد اناثا سے عار کرتے اور بیزار ہوتے
تہے قال تعالیٰ یہب لمن یشاء اناثا و یہب لمن یشاء الذکور یعنی دیتا ہے اللہ
جسکو چاہے مادہ اور جسکو چاہے نر اسجگہ تولد دختر کو تولد پسر پر مقدم ذکر کیا ہے اسلیئے کہ
تولد اناث سے تکثیر نسل و خوشی خاطر مادر اور آبادی خانہ زیادہ تر ہوتی ہے اور حدیث مین
آیا ہے کہ برکت اسمین ہے کہ عورت جلد لڑکیان جنے یعنی پہلے دختر پیدا ہو اگرچہ پسر و دختر
دونون خدا کی موہبت ہین پہر کسی کو نر و مادہ دونون دیتا ہے اور کسیکو بانجہ کرتا ہے اسی حکمت
کی بنیاد پر اللہ نے بعض انبیا کو بیٹیان دی تہین بیٹا نہ دیا تہا جیسے حضرت لوط اور شعیب
علیہما السلام اور بعض کو فقط ذکور مرحمت فرمائے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بعض
کو اناث و ذکور دونون دیئے جیسے خاتم النبیین صلعم اگرچہ آپکی اولاد ذکور زندہ نہ رہی
اور کسی کو عقیم کیا جیسے یحیی و عیسی علیہما السلام کہ اونکے بالکل اولاد نہ تہی سو جو نادان شخص
یہ چاہے کہ لڑکیان پیدا نہون تو گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا ویران ہو جائے کسی نے خوب
کہا ہے لو اطاع اللہ الناس فی الناس لم یکن الناس یعنی اللہ تعالیٰ اگر آدمیونکا کہا
کرتا اونکے حق مین تو کوئی آدمی نہوتا کیونکہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ بیٹا ہو بیٹی نہو سو اگر اسیطرح
ہوتا تو نسل انسان کی منقطع ہو جاتی کوئی آدمی نہوتا سب سلسلہ نوع البشر کا ختم ہو جاتا حدیث
مین آیا ہے کہ جس شخص کے بیٹی پیدا ہو اور وہ اوسکو قتل نکرے اور نہ خوار و ذلیل رکہے اور

نہ بیٹون کو اوسپر بڑہائے تو ایسے شخص کو اللہ بہشت مین داخل کریگا عرب جاہلیت کی یہ رسم
تہی کہ اگر دختر پیدا ہوتی تو اوسکو زندہ گاڑ دیتے کما قال تعالیٰ واذا الموؤدة سئلت
بای ذنب قتلت یعنی اوس زندہ درگور سے پوچہا جائیگا کہ تو کس گناہ پر ماری گئی اس
سوال مین بڑا غصہ ہے قاتل پر کہ اوس سے تو مارے غیظ وغضب کے سوال نکیا مقتولہ سے
پوچہا یہ قتل کرنا اونکا کئی وجہ سے تہا کچہ لوگ فقر وفاقہ کے سبب سے مار ڈالتے تہے اور خیال
کرتے تہے کہ اسکی شادی بیاہ مین بہت خرچ کرنا پڑیگا ہم کہان سے لائینگے بعض ننگ
وننگ کی وجہ سے قتل کرتے تہے کہ ہم کسیکے خسر نہین بنینگے اور علاقہ خویشی ودامادی کا ناگوار
ہوگا اور سارا بوجہ داماد کا اوٹہانا پڑیگا اور اکثر داماد نالائق ناحق شناس کافر نعمت محسن کش
حرام خوار بیغیرت ہوتے ہین اسلیئے اللہ تعالیٰ نے جا بجا قرآن مین اس فعل بد کی مذمت
فرمائی اور اس کام سے منع کیا علاوہ اسکے کہ سب سے زیادہ قریب اولاد ہوتی ہے اسمین قطع
رحم بہی ہے جو کہ اکبر کبائر ہے اور ایک بڑا ظلم وستم ہے ایک غریب بیگناہ کی جان پر اور
ناخوش ہونا ہے اللہ کی پیدائش سے اور مکروہ رکہنا ہے اوسکے قضا وقدر کو اور مقابلہ کرنا
ہے فعل الہی کا ساتہہ اوسکی ضد کے کہ اللہ نے تو اوسکو نو ماہ مین بنایا اور اسنے ایک دم
مین اسکو ضائع کر دیا اور یہ ایسا ستا دی ہے اللہ کی رزاقی وکارسازی پر کہ ہم اسکا خرچ
کہانسے لائینگے یہ نجانا کہ اسکا رزق ہم پر نہین ہے جسنے اسکو پیدا کیا ہے وہی اسکا رزاق بہی ہے اور سخت
بخل ہے کہ اپنی جان پر اپنی چیز بست کا خرچ کرنا روا نہین رکہتا ہے اسلیئے کہ اولاد والدین کی جان
ہوتی ہے اگر سعادتمند ہے اور جسے کاٹنا ہے ایسی چیز کی جو اصل تمام بنی آدم ہے اور بغیر اوسکے
بقاء نسل ممکن نہین اور عار کرنا ہے ایسے کام سے جسکی بدولت سب باپ بلکہ خود آپ چلے آئے
غرضکہ اس قسم کی بہت سی قباحات اس فعل بد مین موجود ہین تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے کہ یہ کل شنیع امت
مین جیسکے اندہ ہم مین ایک دوسری شکل سے نمودار ہوا ہے کیونکہ شیطان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب لوگ کسی
کام کو شرع شریف کی رو سے لوگ کو مزنیت یا فہم وتدبر کی راہ سے چہوڑ دیتے ہین تو وہ لعین اوسی کام کو

صورت سے اونکی نظر مین اچہا کردکہاتا ہے تاکہ اصل مطلب وسکا فوت نہونے پائے کیونکہ غرض
اصل کام سے ہے کسی شکل وصورت مین کیون نہو وہ صورت جو اس بات مین رائج ہے یہ ہے
کہ نیزون اور کم اصل عورتون کا حمل جس سے ننگ وعار لاحق ہوتی ہے قبل پیدا ہونے بچہ کے
بلکہ بعد پڑ جانے روح کے اوسکے بدن مین جسکی مدت غالبًا چار ماہ ہوتی ہے گروا دیتے ہین
اور ایسا کو مقتضای شرافت وغیرت جانتے ہین اور مقام فخر مین اوسکا ذکر کرتے ہین حالانکہ
اسمین اور قتل ناحق اور فساد عرلیض ہونے مین بال برابر کا تفاوت نہین ہے انتہے مین کہتا
ہون کہ یہ شرافت نہین ہے بلکہ شر وآفت ہے ہندوستان مین اب بہی ایسے جاہل گنوار نام
کے مسلمان بہت ہین جو کہ اس رسم مین مقلد راجپوتون کے ہین فتح العزیز مین کہا ہے کہ حکم
فقہی اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جس کسیکے ہاتہہ سے اوسکی اولاد براہ خطا ضائع ہو جائے جیسے حمل
چار ماہ کا ساقط ہو جائے یا مقدار سے زیادہ افیون کسیکو کہلا دے یا کب بام پر بچہ کو لیکر
کہیلے اور وہ ہاتہہ سے گر کر مر جائے تو اس صورت مین کفارہ واجب آتا ہے قتادہ کہتے ہین
قیس بن عاصم تمیمی نے عرض کیا تہا کہ اے رسول خدا مجہسے ایک بڑا گناہ ہوا کہ جب
مین کافر تہا مینے آٹہہ لڑکیاں زندہ گاڑ دین فرمایا عوض ہر لڑکی کے ایک ایک بردہ آزاد
کر اوسنے کہا میرے پاس اونٹ ہین بردے نہین ہین فرمایا عوض ہر ایک دختر کے ایک
ایک اونٹ ہی راہ خدا مین دے انتہی بالجملہ لڑکیون کا مار ڈالنا کسی طریق پر کیون نہو یا
اونکے پیدا ہونیسے ناخوش ہونا کافرون کا طریق ہے مسلمان کو تو یہ چاہیے کہ اونکے ساتہہ
حسن سلوک کرے عائشہ کہتی ہین کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسکے ساتہہ دو لڑکیان
تہین اوسنے مجہسے سوال کیا مینے اوسکو ایک خرما دیا اوسنے آدہا آدہا خرما دونون کو بانٹ
دیا آپ کچہہ نہ کہایا مینے یہ ذکر حضرت سے کیا فرمایا من ابتلی من ھذہ البنات بشیٔ
فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار یعنی یہ لڑکیاں درمیان اسکے اور دوزخ کے اوٹ
ہونگی اور حدیث انس مین فرمایا ہے من عال جاریتین حتی بلغتا جاء یوم القیامۃ انا

انا وھو کذا وضم اصابعہ رواہ مسلم یعنی جسنے پالا دو لڑکیون کو یہانتک کہ بڑی ہوئین
وہ جوانی کو تو آئیگا وہ دن قیامت کو اس طرح پھر ملایا اپنی انگلیون کو یعنی اوسکا حشر
میرے ساتھ ہوگا ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عیالداری و غمخواری کی تین لڑکیون یا تین
بہنون کی پھر ادب سکھایا اونکو اور مہربانی کی اونپر جب تک کہ بے پروا کرے اللہ تعالے
اونکو تو واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لئے بہشت کو یہی حکم دو اور ایک لڑکی کا بھی ہے دوسری
روایت مین آیا ہے الا ادلکم علی افضل الصدقة ابنتک مردودة الیک مالها
کاسب غیرك رواہ ابن ماجہ یعنی بہتر صدقہ یہ ہے کہ نیکی کرے تو اپنی بیٹی سے
جو پھر آئی ہے تیرے گھر اور نہین ہے واسطے اوسکے کوئی کمانے والا سوا تیرے یعنی اوسکے
شوہر نے اوسکو طلاق دیدی ہو یا وہ مرگیا ہو اور وہ سوا ان باپ کے کوئی اولاد یا وارث نرکھتی ہو
الحاصل منجملہ حقوق اولاد کے ایک یہ حق ہے کہ جب بچا پیدا ہو تو نال کاٹے نہلائے پاک
صاف کرے پھر اوسکے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہے تاکہ سب سے
پہلے دنیا مین اوسکے کان مین آواز توحید و اسلام کی پڑے اس سے بیماری ام الصبیان
کی نہین ہوتی ہے حدیث مین آیا ہے کہ جب امام حسن بن علی پیدا ہوئے اونکو پاس
حضرت کے لائے آپنے اونکے کان مین اذان کہی ۲ یہ کہ ماں اوسکو دودھ پلائے اگرچہ ایک
ہی بار ہو کیونکہ اللہ نے منجملہ حقوق اولاد کے ایک پلانا دودھ کا بھی اپنے کلام پاک مین ذکر
فرمایا ہے جو ماں دودھ نہ پلائیگی تو لگیگا ثلث حق اوسکا کم ہوجائیگا اور بچے کے رونے سے
تنگ ہوکے بد دعا دینا اوسکے حق مین نذکر ہے ۳ یہ کہ اوسکا نام اچھا رکھے اور جس نام مین
بندہ ہونا اللہ کا نکلے وہ نام بہتر ہے جتنے اللہ کے اسماء حسنی ہین اونکے ساتھ لفظ عبد ملا لیسے
یہ بات حاصل ہوتی ہے یا پیغمبرون کے نام پر نام رکھے کیونکہ فرمایا ہے تسموا باسماء
الانبیاء و احب اسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن ہے اور جس نام مین غیر کا بندہ ہونا نکلتا
ہے وہ نام شرک کا ہوتا ہے جیسے عبد النبی یا عبد الرسول یا عبد الکعبہ و نحوہا شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی نے کریمہ فلما اتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء مین کہا ہے کہ ایک قسم شرک کی
شرک فی التسمیہ ہے جسطرح ہمارے زمانے مین لوگ غلام فلان و عبد فلان نام رکہتے ہین انتہی
مین کہتا ہون غلام بمعنی فرزند و بمعنی طفل بہی آتا ہے لکن ہندوستان مین اس لفظ کو بمعنی
عبد و مملوک استعمال کرتے ہین اس بنا پر ایسا نام داخل شرک فی التسمیہ ہے مسلمان کو
شرک سے بہرحال بچنا واجب ہے حاجت تاویل کی نہین ہے بڑی خرابی دین مین اسی
تاویل کے سبب سے آئی ہے حدیث مین فرمایا ہے بڑا اچہا نام حارث و ہمام ہے اور بہت
برا نام حرب و مرہ اور بہت خوار نام شاہنشاہ ملوک و امراء و سادات و سلاطین کے نام غالبا ایسے
ہوتے ہین جو شرعا حرام یا سوء ادب یا کفر یا شرک ٹہیرتے ہین ایک ادبار اسلام پر ان ناموں
کے سبب سے بہی آیا اور آخرت کا مواخذہ شدید علاوہ قائم ہا انا للہ الغرض جب نام رکہے
تو اچہا نام رکہے اور جو نام بد ہو تو اوسکو بدل دے حضرت نے عاصیہ کا نام جمیلہ اور اصرم
کا نام زرعہ اور حزن کا نام سہل اور حرب کا نام سلم اور مضطجع کا نام منبعث رکہا تہا اور
جو بچہ ناتمام پیدا ہوا اور آثار زندگی کے موجود ہون تو اوسکا بہی نام رکہے مسلم یہ کہ ساتوین
دن تول سے اوسکا عقیقہ کرے بیٹا ہو تو دو بکریان اور بیٹی ہو تو ایک بکری ذبح کرے
اور سر منڈائے اور نام رکہے حدیث مین آیا ہے کہ کل غلام رهین بعقیقتہ امام احمد
نے کہا اسکے یہ معنی ہین کہ جب تک اوسکا عقیقہ نہوگا تب تک وہ مان باپ کی شفاعت
کرنیسے محبوس ہے یعنی اگر طفلی مین بے عقیقہ مر گیا ہے تو شفیع والدین کا نہوگا بعض
نے کہا کہ وہ محبوس ہے خیرات و سلامت آفات و زیادت نشو و نما سے پہر برابر وزن
موی سر کے چاندی صدقہ کرے اور اوسکے تالو مین شکر یا کہجور چبا کر ملدے یا شہد لگادے
اسکو تحنیک کہتے ہین اور بالون کو زمین مین دفن کردے مان باپ دادا دادی کو کہانا لحم
عقیقہ کا درست ہے ۵ بہتر یہ کہ ساتوین دن یا تاخیر سے ختنہ کرے ہفت سال سے زیادہ تر
دیر نکرے ختنہ کرلے بین مخالفت ہے ساتہ یہود کے اور بجالانا ہے سنت ابراہیم ع

کا یہ ختنہ کرنا شرعاً واجب ہے حدیث مین ختنہ عورتون کا بہی ذکر آیا ہے اسکا نفع یہ ہے کہ رنگ
تازہ ہوتا ہے شہوت سست پڑتی ہے جماع مین لذت زیادہ ملتی ہے شوہر چہرہ کو دوست
رکہتا ہے لیکن یہ امر کچہ واجب نہین ہے اور کہلانا ادویہ مسکرہ کا اطفال کو وقت ختنے کے حرام ہے
بلکہ اس حکم مین سب مرد و عورت جوان بوڑہے برابر ہین ۶ اولاد کو صحبت بد مین بیٹہکر
افعال و عادات بد کے سیکہنے سے بچائے اور جو کام خلاف شرع ہین اونسے اور مزید نامز
و تہمت ما الکش و پیر الشش سے روکے اور تعلیم مین محاسن اخلاق و مکارم عادات و احکام
نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ کے مصروف رکہے پہر کلمۂ طیبہ یاد کرادے پہر اسماء حسنیٰ
پہر قرآن پڑہا دے ۷ بے نماز بے نکاح حرام خوار بدخو بدکار بدخلق عورت کا دودہ نہ پلائے
کہ دودہ کا اثر مولود مین ضرور آجاتا ہے مگر میسر آنا اس صفت کے مرضعہ کا اس زمانے
مین سخت مشکل ہوگیا ہے ۸ جب غذا کہانے لگے تو لقمۂ حرام سے اوسکو بچائے جو لڑکا
شیر حرام و غذای حرام سے پرورش پاتا ہے ظلمت و خباثت اوس حرام کی ضرور اوسکے
دل کو تیرہ و تاریک کر دیتی ہے پہر وہ جوان ہوکر فاسق فاجر بنجاتا ہے اور شہوت نفسانی
کا بندہ ہوجاتا ہے ۹ مان باپ اوستاد کو لازم ہے کہ آداب کہانے پینے پہننے سونے کے
سکہائین اور رغبت سے کہانے کو اوسکی نظر مین معیوب کر دکہائین اور ادخار طعام سے
منع کرین اور اطفال بسیار خوار کے سامنے اوسکی مذمت و سرزنش کیا کرین بہت بری
صفت طفلی مین بہی زیادہ کہانا اور بے شرمی ہے ۱۰ لباس ریشمی اور رنگین اور
زیور نہ پہنائین مگر لڑکی کو اور جو اطفال ایسا لباس پہنتے ہون اونکی صحبت سے اوس کو
بچائین کیونکہ صحبت بد سخت موثر ہوتی ہے بعض بدبخت برادر شیطان خود اپنی اولاد کو
بنا سنوار کر بازارون اور میلون مین لیجاتے ہین اور اونکی ادای معشوقانہ سے خوش ہوتے
ہین اس حرکت بے برکت سے فساق کو حوصلہ اغلام کا پیدا ہوتا ہے اور وبال اس خرابی کا
والدین کے ذمہ پڑتا ہے کہ اصل ضلالت انہین سے نکلی ہے ہدایہ و نصاب الاحتساب

مین پہنانا چاندی سونے کے حریر کا اطفال کو حرام لکہا ہے گو خلخال یا کنگن ہی کیون نہو اور مواخذہ
اسکا والدین سے ہوگا نہ اطفال سے کیونکہ وہ غیر مکلف اور احکام شرع سے جاہل ہوتے ہین اور جب
بچہ حد تعلیم کو پہنچے تو پہلے اوسکو قرآن پڑہائے ناظرہ خوان بنائے پہر حفظ کرائے پہر ترجمہ اُردو پہر
ترجمہ فارسی پہر ترجمہ عربی سکہائے جیسے موضح قرآن و فتح الرحمن و جلالین یا جامع البیان پہر
رسائل عقائد سکہائے کہ سب سے مقدم درستی عقیدہ کی ہے یہ عقیدہ مطابق کتاب و سنت کے
ہو نہ مطابق کلام اہل کلام کے پہر رسائل فقہ سنت پڑہائے نہ فقہ رائی طریقہ تعلیم کا وصیت نامہ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مین بہت اچہا لکہا ہے اور اہل دین کے تجربہ مین آچکا ہے اور کتب
فارسی مین پڑہانا کتاب گلستان و بوستان و رسائل اخلاق و انشارات کا مناسب ہے اسلیئے کہ
فارسی لکہ کار آمد دنیا و اسو معاش ہوتی ہے اور رسائل دین بہی اس لغت مین بہت ہین لیکن ایسی
کتابون سے بچائے جنمین کہانی قصے عشق و فسق کے لکہے ہین جیسے بہار دانش مثنوی
غنیمت و نحو ہا مہندا سکہانا لغت عرب کا اور استعمال کرانا اوسکا اکثر احوال مین افضل و مقدم تر
ہے اسلیئے کہ یہ زبان ہمارے دین و ایمان کی لغت ہے اور اللہ و رسول کا کلام بہی اسی لغت
مین آیا ہے اور جنت مین یہی لغت بولی جائیگی اور عربیت نسب و عربیت حسب و عربیت زبان
کی ہم لوگون کا فخر ہے اور یہ مناسبت ہمکو اللہ و رسول تک پہنچاتی ہے ۵

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

پہر مطالعہ سے دواوین و غزلیات وغیرہ اشعار و ابیات کے جنمین ذکر خد و خال و غنج و دلال و زلف و
رخ معشوق و ہجر و وصال محبوب و آہ و زاری عاشق کا ہو بچائے کیونکہ یہ شغل آخر کو سبب فسق
و فحش کا ہو جاتا ہے اور عقل مین مرد و زن کی ان اشتغال سے خلل آجاتا ہے عقل صحیح و قلب سلیم
طبع مستقیم باقی نہین رہتی ہمنے اکثر شعرا اور بوستان خیال و فسانہ عجائب و نحوہا پڑہنے والون کو
اسیطرح کا پایا یہ سب فنون داخل لہو الحدیث ہین جسکی مذمت قرآن مین آئی ہے ایسی کتب کا بالکل
نہ دیکہنا اوسوقت ہوسکتا ہے کہ پہلے انسان عاقل بالغ مہذب مؤدب خوش عقیدہ

خوش عمل و دور اندیش ہوجائے پہر وہ بھی بقدر نمک کے طعام مین نہ یہ کہ ایسے ہی خرافات کا رات
شاغل ہوکر رہجائے اور بوستان خیال ہی کا رات دن گلگشت کیا کرے اور فسانۂ عجائب ہی کا
شیفتہ ہو کیونکہ انجام اسکا ہلاک دین اور سوء خاتمت ہے عیاذاً باللہ ۱۲ ہر روز بعد اوقات تعلیم کے ایک دو
ساعت کھیلنے کی بھی فرصت دے تاکہ ذہن و ذکاوت مین تنگی نہ آسکے اور بلادت و انقباض دامنگیر
حال نہو بلکہ مزاج مین اعتدال باقی رہے اور تعطیل کی امید مین سبق کو جلد یاد کرلے اور تیزی
طبع سے قوت نگاہداشت کی باطل و زائل نہونے پائے بعض ناتجربہ کار رات دن کی مشقت لینے اور
بہت سے سبق دینے کو سبب عجلت تعلم سمجھتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ اب جلد تر اسکو
سارے کمالات حاصل ہوجائینگے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ اہل تجربہ سے سنے تو یون کہا ہے
کہ طلب الکل فوت الکل دن بہر مین دو بار سبق دینا دو کتاب کا ہمراہ سلیقہ کے کفایت کرتا ہے
اور طفل ذکی الطبع تو دو چار ہی بار مین اپنا سبق یاد کرلیتا ہے ۱۳ اور لڑکو گالی بکنے فحش
کہنے لعنت کرنے بہت بات کرنے بہت تھوکنے ہر بار دوڑکر چلنے کتب و مجلس مین بیٹھکر ادہر ادہر
دیکھنے سے منع کرے ۱۴ اچھے لوگ متقی معمر دیندار عالم درویش حق پرست ہون اولاد کو انکی صحبت مین
بٹھائے اور ادب سے اوٹھنا بیٹھنا راہ چلنا بات کا جواب دینا سکھائے بڑے بوڑھے ہون اور بزرگون کی
صحبت و مجالست مین اگر اولاد بنے گی نہین تو بگڑے گی بھی نہین کیونکہ صحبت نیک اپنا رنگ
لاتی ہے اور صحبت بد کچھہ اور ہی ڈہنگ کہاتی ہے ۱۵ جب بچہ سات برس کا ہو تو اوس کو
طریقہ طہارت و ادائی نماز پر لگائے ہرگز درگذر نکرے جن احکام شرعیہ ضروری کا اوسکو محتاج
سمجھے اوسکی تعلیم کرے اور ہمنشینی سے علما دنیا دار اور فساق روزگار اور فقرا ریاکار اور جملہ
اہل بدعت و اشرار سے بچائے ۱۶ ہمیشہ روبرو اطفال کے حقارت و ذلت دنیا کی اور خوبی ترجیح
آخرت کی بیان کرے اور کہے کہ عقلمند وہ شخص ہوتا ہے جو دنیا سے زاد راہ آخرت ملے اور
عوض سرمن فانی کے جوہر باقی کو اختیار کرے لیکن یہ وعظ نرے قول سے نہو بلکہ فعل کے
ساتھہ ہو **حکایت** ایک بزرگ نے کہا تھا کہ من دنیا را بازی دادم گفتند چگونہ گفت نان اینجا

خوردم وکار آنجا کردم الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی بیٹے دنیا کو دہوکا دیا کہ روٹی ہیانکی کہائی
اور کام وہان کا کیا پس جو طفل اس وضع و احتیاط کے ساتہہ پرورش پائیگا تو وقت عاقل
بالغ ہونے کے اوسمین آثار رشد و ہدایت کے اور امارات برکات ظاہر و باطن کے عیان ہونگے
اور صحبت نیک سے مانوس ہوکر صحبت اہل شر و فساد سے متنفر و گریزان رہیگا اور جو برخلاف
اسکے خردسالی ہی سے صحبت بد مین رہیگا تو وہ جوانی مین شیطان کے کان کتریگا جسکی تہذیب
بے شرمی و گالی و گلوچ و فحش و بدزبانی و مکر و حرص و چوری و دروغگوئی و دمبازی و زینت
لباس و سواری و لسانی و شعر خوانی و داستان سرائی وغیرہ اخلاق بد ہوتی ہے وہ سن بلوغ
پر پہنچکر حق سے بیگانہ باطل و اہل باطل کا یگانہ فساق کا ہم آشیانہ شیاطین کا نشانہ ہوجائیگا
اوسکے دلمین کیسی نصیحت و موعظت اثر نہین کریگی یا بہت کم اثر کریگی تمام ہمت اوسکی فسق و فجور و لہو و لعب
و آرائش جامہ و تن مین مصروف رہیگی آجکل اطفال اشراف کو دیکہو اکثر مین یہی عادات ذمیمہ
موجود ہین پہر اولاد اطراف کا کیا ذکر ہے حالانکہ وبال ان سارے امور کا نامہ اعمال والدین مین
لکہا جاتا ہے محبت و مشغولی ساتہہ اولاد کے وہین تک خوب ہے کہ جس سے دامن دین کو
دہبا نہ لگے اور جسم ایمان پر کوئی داغ نہ آسکے اور جب اولاد کو ایسا چاہا کہ آخرت کے گہر کو ڈہا دیا
تو پہر اللہ و رسول دونون سے ہاتہہ دہو بیٹہا کتاب فصل الخطاب مین جناب مرتضی سے نقل
کیا ہے لا تجعلن اکثر شغلک باہلک و ولدک فان یکن اہلک و ولدک
اولیاء اللہ عز و جل فان اللہ لا یضیع اولیائہ و ان کان اہلک و ولدک من
اعداء اللہ عز و جل فما ہمک باعداء اللہ سبحانہ یعنی تو اپنے جورو بچون مین بہت
سا مشغول نرہ اگر وہ اللہ کے دوستدار ہونگے تو اللہ اپنے دوستون کو ضائع نہین کرتا ہے اور
اگر وہ اللہ کے دشمن ہونگے تو تجکو اللہ کے دشمنون سے کیا غرض ہے جو تو اونکی فکر مین رہے
بعض بدنصیبون کو دیکہا ہے کہ اولاد کی فکر و غم مین اپنا دین تباہ کر دیتے ہین کوئی اونسے
اگر دین کی بات کہتا ہے تو یہہ جواب دیتے ہین کہ ہمکو لڑکے بالون کی فکر سے ایسی فرصت کہان ہے

جو ہر شخص پر چلیں یا نماز روزہ اچھی طرح بجا لاویں معاذ اللہ یہ کلمہ صریح کفر ہے اللہ نے تو مال و اولاد کو فقط دنیا کی زینت ٹھیرایا ہے نکہ زاد آخرت المال والبنون زینة الحیاة الدنیا اور فرمایا ہے لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخاسرون

انتھی کلام سیدی الوالد رحمہ اللہ تعالیٰ

فصل بیان میں حقوق والدین کے موافق رسالہ حقیقة الاسلام قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ کے

اس رسالہ میں ہر چند کوئی امر زائد امور گذشتہ سے بیان حقوق میں مذکور نہیں ہے لیکن تقریر و بیان کے تفاوت سے بھی نفع متصور ہو سکتا ہے اسلئے اسجگہ جستہ جستہ بعض مضمون اوسکا بعبارت کا ترجمہ کیا جاتا قاضی صاحب نے لکھا ہے کہ دوسری قسم حقوق العباد کی ادن لوگوں کا حق ہے جو کہ مظہر ہیں بعض حقوق اللہ کے اور ظاہر میں واسطہ ایجاد و پرورش و روزی رسانی و کھو ہاکے ٹھیرے ہیں جیسے ماں باپ دادا دادی ظاہر میں اللہ تعالیٰ انہیں کے توسط سے روزی پہنچاتا ہے یا پرورش کرتا ہے یا کسی طرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت یا منفعت انکے توسط سے دیتا ہے اسلئے بجا لانا اونکے شکر کا واجب ہے حضرت نے فرمایا ہے من لم يشكر الناس لم يشكر الله رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری یعنی جسنے بندہ کا شکر نکیا اوسنے اللہ کا شکر نہ کیا سو بندوں میں سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے کہ انکے برابر کسیکا حق نہیں ہے ولہذا حضرت نے انکے عقوق کو کبائر میں ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے عقوق عبارت ہے ایذا دینے اور نافرمانی کرنے سے عق بتشدید بمعنی شق و قطع ہے عقوق ضد ہے بر و صلہ کی حدیث میں آیا ہے جسنے صبح کی اور وہ اللہ کا اور اپنے ماں باپ کا مطیع ہے تو کھولے جاتے ہیں واسطے اوسکے دو دروازے بہشت کے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ اور جسنے نافرمانی کی

اللہ کی اور اپنے ماں باپ کی تو کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے دو دروازے جنت کے
اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ تو لوگون نے کہا بہلا اگر ماں باپ ظلم کرین تین بار فرمایا اگر
ظلم کرین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ماں باپ کا ظلم تحمل کرے اونکے ظلم کرنے کے سبب
نافرمانی سے پیش نہ آئے کیونکہ عاق ماں یا باپ کا یا دونون کا لائق دوزخ کے ہوجاتا
اوس دن یہ عذر اوسکا سنا نہ جائیگا کہ یعنے عقوق اونکا اس لئے کیا تہا کہ وہ ظالم
تہے اسی طرح ولد بار اوسدن مرحوم ہوگا حدیث مین آیا ہے نہین نظر کرتا ہے کوئی
ولد طرف اپنے والدین کے رحمت سے لیکن لکہتا ہے اللہ اوس کے لئے ہر نظر پر ایک
حج مبرور پوچہا بہلا اگر ہر دن مین سو بار نظر کرے فرمایا ہان اللہ اکبر و اطیب رواہما البیہقی
عن ابن عباس یعنی اللہ کے سامنے سو بار نظر کرنے پر سو حج مبرور کا ثواب دینا کچہ بڑی بات
نہین ہے مین کہتا ہون یہ اجر اوسیوقت ملیگا جبکہ ماں باپ کو نظر رحمت و محبت و الفت و شفقت
و عظمت و حرمت و خدمت دیکہیگا اور اگر ماں باپ کی طرف سے دل مین بغض و دشمنی و کینہ
و حسد بہرا ہوا ہے تو پہر یہ اجر ملنا حیرت ہے جہنم طیار ہے اوسکی طرف اسیجگہ سے صبح و شام ایک
یا دو دروازے کہولدیئے جاتے ہین اب ہر ولد اپنے دل مین خیال کرلے کہ میرا دیکہنا کس قسم
مین داخل ہے **مسئلہ** نفقہ مادر و پدر و اجداد و جدات مفلس کا گو قدرت کمائی کی رکہتے
ہون فرزند آزاد عاقل بالغ پر کہ قدرت کسب کی رکہتا ہے واجب ہے اگرچہ کافر و اہل ذمہ کیون
نہون **مسئلہ** منجملہ حقوق والدین کے ایک یہ ہے کہ ماں باپ کے دوستون کے ساتہہ
دوستی کرے صلہ مودت بجالائے مراد صلہ سے اسجگہ رعایت مالی خدمت بدنی حسن اخلاق ہے
اسی طرح ماں باپ کے اخوان و اخوات و اعمام و عمات و اخوال و خالات اور اونکی اولاد سے بر
و صلہ بجالائے کہ یہ امر منجملہ حقوق الوالدین کے ہے بہر جو کوئی جسقدر نسب مین قریب تر ہے وہ اوتنا ہی
حق مین زیادہ ہے قرآن کریم مین کئی جگہہ ذکر ذی القربی کا فرمایا ہے اور کہا ہے وات
ذا القربی حقہ یعنی رشتہ دار کا حق دے و لہذا ہر غنی پر نفقہ ہر ذی رحم محرم کا اگرچہ وہ فقیر اور غیر

قادر علی الکسب ہو واجب تام ہے بشرطیکہ مسلمان ہو قال تعالیٰ وعلی الوارث مثل ذالک یعنی
یہ نفقہ بقدر ارث اوسپر واجب ہے مثل نفقہ اولاد کے ہے مسئلہ جو شخص کسی اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو جاویگا
تو وہ بمجرد مالک ہونیکے آزاد ہو جاتا ہے اگرچہ کافر ہو یہ مضمون حدیث مین آیا ہے احمد و ابو داؤد
و حاکم نے اسکو سمرہ سے روایت کیا ہے ہان منجملہ اقربا کے جو کوئی محرم نہین ہے اوسکا نفقہ
بہی واجب نہین ہوتا ہے لیکن صلہ اوسکا واجب ہے اور قطع رحم حرام اور نا موافقت غیر جائز مگر
بطریق شرعی صحیحین مین جبیر بن مطعم سے رفعاً آیا ہے کہ قاطع رحم بہشت مین نجائیگا عبد اللہ
بن ابی اوفی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس قوم مین ایک شخص بہی قاطع رحم ہوتا
اوس قوم پر رحمت خدا کی نازل نہین ہوتی ہے غرضکہ وجوب صلہ رحم و حرمت قطع مین بہت سی
حدیثین آئی ہین اسلئے ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے نسب سے خبردار رہے تاکہ صلہ رحم کر سکے و
قطع رحم سے بچے حدیث سعید بن عیاض مین فرمایا ہے کہ حق بڑے بہائی کا چہوٹے بہائی
پر مثل باپ کے حق کے ہے بیٹے پر رواہ البیہقی اور قرآن پاک مین قاطع رحم پر لعنت آئی ہے
اور اوسکو اندہا بہرا ٹہیرایا ہے امام احمد نے جواز لعن یزید پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے اسلئے
کہ وہ قاطع رحم تہا **مسئلہ** اگر منجملہ دو قریب کے ایک قریب دوسرے قریب سے بدسلوکی کرے
اور قطع رحم فرمالے تو دوسرے کو لازم ہے کہ وہ قطع نکرے وبال قطع کا قاطع پر رہیگا
اور برکات صلہ رحم کے واصل پر عائد ہونگی سے

قطعہ

	اگر مردی احسن الی من اسا		بدی را بدی سہل باشد جزا	

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا
رحمہ وصلہا رواہ البخاری انس رفعاً کہتے ہین جسکو یہ بات محبوب ہو کہ اوسکے رزق
مین کشائش ہو اور اوسکے اثر مین تاخیر یعنی اوسکی عمر بڑہے تو اوسکو چاہئے کہ وہ صلہ رحم
کیا کرے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے تعلموا انسابکم ما تصلون بہ
ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاہل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر

رواہ الترمذی قاطع رحم کو علاوہ عذاب آخرت کے دنیا مین بہی وبال لاحق حال ہوجاتا ہے
حدیث ابوبکرہ مین آیا ہے مامن ذنب احری ان یعجل لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا
مع مایدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم رواہ الترمذی وابوداؤد
مسئلہ ماں باپکے حقوق سے حق مرضعہ کابہی ملحق ہے کیونکہ جوچیز نسب سے حرام ہے وہ
رضاع سے بہی حرام ہے جیسے دوخواہر حقیقی کا نکاح مین جمع کرنا کہ رضاعًا بہی مثل نسب کے حرام
ہے تاکہ قطع رحم نہو حدیث ابوالطفیل مین آیا ہے کہ حضرت اپنی چادر واسطے مرضعہ کے بچہا دیتے
تہے اور اوسپر اوسکو بٹہا لیتے مین کہتا ہون کہ جب مجازی ماں کا یہ حق ہے کہ اوسکی تعظیم کرے
اور حسن سلوک سے پیش آئے توحقیقی ماں بالاولی ہرخدمت واطاعت کی مستحق ہو گی انتہی
کلام قاضی رح فتح البیان مین زیر آیہ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا الایۃ کہا ہے معنی الآیۃ
التوصیۃ للانسان بوالدیہ بالبر لہما والعطف علیہما والاحسان الیہما بکل
مایمکنہ من وجوہ الاحسان فیشمل ذلک اعطاء المال والخدمۃ ولین القول
وعدم المخالفۃ لہما وغیر ذلک اور زیر آیہ ان اشکرلی ولوالدیک کہا ہے قال
سفیان بن عیینۃ من صلی الصلوات الخمس فقد شکر اللہ ومن دعا للوالدین
فی ادبار الصلوات الخمس فقد شکر الوالدین انتہی ابن کثیر نے زیر آیہ ووصینا
الانسان بوالدیہ حسنا کہا ہے لان الوالدین ہما سبب وجود الانسان ولہما الیہ
غایۃ الاحسان فالوالد بالانفاق والوالدۃ بالاشفاق

خاتمہ بیان مین نفقات کے

نفقہ زوجہ کا زوج پر واجب ہے اسکو اللہ تعالی نے قرآن کریم مین واجب فرمایا ہے قال تعالی
وارزقوہم فیہا واکسوہم موزعی نے اپنی تفسیر مین اس آیت کی دلالت کو مطلوب پر مقرر
رکہا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے ہند بنت عتبہ کو اذن دیا کہ وہ اپنے شوہر ابوسفیان

کسال مین سے بقدر اپنی کفایت و اولاد کی کفایت کے لیلے یہ حدیث صحیحین و غیرہما مین ہے اسیطرح نفقہ
مطلقۂ رجعی کا واجب ہے نہ بائن کا اور عدت وفاۃ مین نہ نفقہ ہے نہ سکنی مگر یہ کہ وہ معتدہ حاملہ
حاملہ ہون اسجگہ سے مطلب ہمارا نفقۂ والدین سے ہے سو والد آسودہ حال پر نفقہ و لد تنگدست کا واجب
بالعکس واجب ہے بدلیل حدیث ہند مذکور و اور بالعکس کی دلیل یہ آیت ہے وصاحبہما فی
الدنیا معروفا و قوله بالوالدین احسانا و قوله صلعم انت ومالك لابيك
اخرجه احمد وغیرہ اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر مان باپ بہوک سے مرجائین اور اولاد عیش و عید
مین ہو تو یہ نہ کوئی احسان ہے ساتہہ اونکے اور نہ مصاحبت بالمعروف اور مملوک کا نفقہ سید
پر ہے اور قریب کا نفقہ قریب پر کچہہ واجب نہین ہے بلکہ باب صلۂ رحم سے ہے اسلئے کہ کوئی
دلیل تخصیص نفقۂ قریب پر نہین آئی ہے یہی احادیث صلۂ رحم کی آئی ہین اور یہ عام ہین اور محتاج
محتاج نفقہ احق ارحام بالصلہ ہے اور اللہ نے فرمایا ہے فلینفق ذو سعة من سعته ومن
قدر علیه رزقه فلینفق مما آتاه الله لایکلف الله نفسا الا ما آتاها علی الموسع
قدرہ و علی المقتر قدرہ ایک شخص نے حضرت سے پوچہا تہا کہ مین کسکے ساتہہ احسان
کرون فرمایا مان باپ بہن بہائی غلام جو تیرے پاس رہتا ہے ذلك حق واجب و رحم
موصولہ رواہ ابو داؤد اور جسکا نفقہ واجب ہے اوسکا کپڑا اور سکنی بہی واجب ہے
آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے یہی مستفاد ہوتا ہے الغرض واجب النفقہ لوگ حق مین
انسان مسلم کے ایک مان ہے دوسرے باپ تیسری بہن چوتہے بہائی پانچوین بی بی چہٹے
اولاد ساتوین لونڈی غلام باقی رشتہ دارون کے ساتہہ فقط صلۂ رحم ہے نہ وجوب نفقہ
آج آخر ماہ جمادی الاولی ۱۳۰۰ھ ہجری روز سہ شنبہ کو یہ رسالہ چار دن مین بحمد اللہ تعالی تمام ہوا

والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

صحت نامہ اسعاد العباد

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۱۳	ندینار	نہ دینار	۲۹	۲۱	وتین	وہ تین
۷	۳	اعبدوالله	اعبدوالله	۳۲	۴	اقیمو	اقیموا
۸	۲۱	رضی	رضی اللہ	۳۸	۸	یستغفرو	یستغفروا
〃	〃	اوعلم	لوعلم	〃	۱۰	ثواب	ثواب
۱۳	۸	مجازی ہین	مجازی ہے	〃	۱۱	تبین	تبین لہ
۱۴	۱۵	ہلونگا	ٹلونگا	۴۰	۲۱	کان	کانوا
۱۵	۱	قائل	فاصل	۴۱	۷	العلم	العلم مالم یأتك
۱۶	۱۴	اخفظ	احفظ	۴۱	۱۵	پیٹ	پیٹ سو
۱۷	۹	اوسلے	اوسکے	۴۷	۱۶	شصیح	شنیع
۲۰	۱۱	نحلیت	نحلبت	〃	۱۸	چباکر	چباکر
۲۲	۱۳	ہوالدین	والدین	۴۹	۱۳	جائینگی	جائیگی
۲۴	۵	معا	منعا	۵۵	۱۲	اوروالدۃ	والوالدۃ
۲۹	۲	افرمانی	نافرمانی	♦	♦	♦	♦